

ندائے خلافت

لاہور

ہفت روزہ

42

تنظيم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

سلسل اشاعت کا
31 واس سال

تنظیم اسلامی کا ترجمان

۱۲ ربیع الثانی ۱۴۴۴ھ / ۷ نومبر ۲۰۲۲ء

قرآنی فضا میں زندہ رہئے!

قرآن کی اپنی ایک فضا ہے، جس میں اس کے قاری، اس کے مطالعہ کرنے والے، اس کے مضامین پر غور کرنے والے اور اس کے ساتھ ساتھ قدم بقدم چلنے والے زندہ رہتے ہیں۔ یہ فضا محض اس کا درس و تدریس اور قراءت و مطالعہ نہیں ہے، قرآنی فضا میں زندہ رہنے سے ہماری مراد یہ ہے کہ انسان اس قسم کے احوال و ظروف میں زندگی گزارے جس میں کہ قرآن نازل ہوا تھا۔ وہی تحریک ہو، وہی جدوجہد ہو، مخالفت کے طوفانوں سے وہی مقابلہ ہو، معاندین کے ساتھ وہی گشتوں ہو، وہی انتظام و اہتمام ہو جو امت مسلمہ کی پہلی صفات کے وقت میں تھا۔ یہ جاہلیت جو آج روئے زمین پر محیط ہے اس کے ساتھ وہی مقابلہ ہو جو پہلی جماعت مسلمہ نے کیا تھا۔ قرآنی فضا میں زندگی گزارنے والے کے دل و جان اور حرکت و سکون میں یہی ولولہ ہو کہ اسے اپنے نفس میں اور تمام انسانوں کے قلب و روح میں اسلام کی روح کو پھونکنا ہے، جس طرح پہلی بار جاہلیت سے مقابلہ ہوا تھا، اب ایک بار پھر وہی مقابلہ کرنا ہے، جاہلیت کے ہر تصور، ہر عقیدے، ہر سُم و روانج اور ہر تنظیم کو مٹا کر اس کی جگہ پر زندگی کے ہر انفرادی و اجتماعی شعبے میں اسلام کو نافذ کرنا ہے۔ قرآن کا ذوق حاصل کرنے کے لیے اس فضا میں زندہ رہنا اور اس فضا کو برپا کرنا ضروری ہے۔ قرآن کا نزول اس فضا میں ہوا تھا، اور اس کا عمل دخل انہی حالات میں قائم ہوا تھا۔ جو لوگ اس قرآنی فضا میں زندگی نہیں گزارتے، وہ قرآن کے درس و تدریس اور قراءت اور علوم کے خواہ کتنے ہی ماہر ہوں، اور ہر وقت اسی میں غرق رہیں، مگر وہ قرآن سے الگ تھلک ہیں۔

تفصیر فی ظلال القرآن
سید قطب شہید

اس شمارے میں

رپورٹ: سیمینار "ٹرانس جینڈر قانون"

تین اوامر اور تین نواہی

آلیسِ منکُمْ رَجُلٌ رَّشِیدٌ

کوئی پرسان نہیں غمون کا.....

اصلاح امت کا فریضہ

جو بائیڈن کا پاکستان مخالف بیان



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

{آیات: ۱۰۵-۱۰۶}

شُورَةُ الشُّعَرَاءَ

كَذَّبَتْ قَوْمٌ نُوْحَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ۱۰۵ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخْوْهُمْ نُوْحٌ أَلَا
تَتَقْوُنَ ۝ ۱۰۶ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيْعُونِ ۝

آیت: ۱۰۵ ﴿كَذَّبَتْ قَوْمٌ نُوْحَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ ”جہلایا نوح“ کی قوم نے بھی رسولوں کو،“

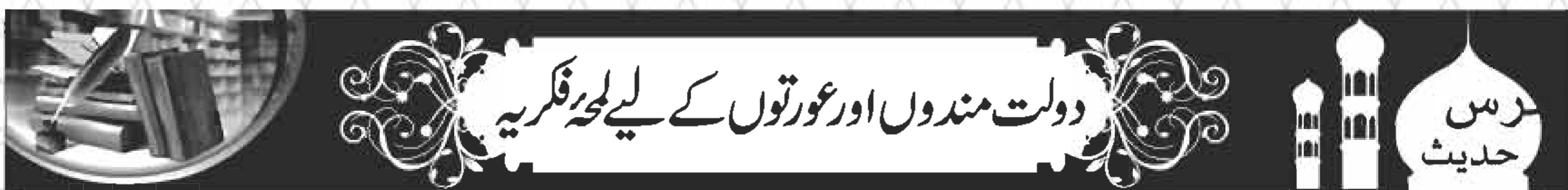
آیت: ۱۰۶ ﴿إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخْوْهُمْ نُوْحٌ أَلَا تَتَقْوُنَ﴾ ”یاد کرو جبکہ ان کے بھائی نوح“ نے ان سے کہا کہ کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے؟“

آیت: ۱۰۷ ﴿إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِيْنٌ﴾ ”یقیناً میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔“

مجھے اللہ رب العالمین کی طرف سے تمہاری طرف جو پیغام دے کر بھیجا گیا ہے وہ میں بلا کم و کاست تم لوگوں تک پہنچا رہا ہوں۔

آیت: ۱۰۸ ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيْعُونِ﴾ ”پس تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔“

واضح رہے کہ رسول کی دعوت کے ہمیشہ دو حصے رہے ہیں۔ اس کا پہلا حصہ ہے: فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أَعْبُدُوا اللَّهَ یعنی اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یا اللہ کی بندگی کرو! اور دوسرا حصہ ہے: وَأَطِيْعُونِ کہ میرا حکم مانو، میری اطاعت کرو! اس لیے کہ رسول کی شخصی اطاعت لازم ہوتی ہے، جیسا کہ سورۃ النساء (آیت ۲۳) میں فرمایا گیا: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيَطَّاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ط﴾ ”اور ہم نے نہیں بھیجا کسی رسول کو مگر اس لیے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے حکم سے۔“ اس سورہ مبارکہ میں یہ نکتہ ہر رسول کے حوالے سے بار بار دہرا یا گیا ہے۔



عَنْ أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ رَبِّ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَاصْحَابُ الْجَنَّدِ حَجَبُوْسُونَ غَيْرَ أَنَّ اصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَّ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ ((رواہ بخاری))

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں (معراج کی رات) جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں زیادہ تر غریب جار ہے ہیں اور دولت مندوں کو (حساب کے لیے) روک لیا گیا ہے۔ ان میں سے جن کے لیے آگ کی سزا تجویز ہوئی حکم دیا گیا کہ انہیں فوراً جہنم میں لے جاؤ۔ دوزخ کے دروازہ پر میں نے دیکھا کہ اس میں عموماً عورتیں جار ہی ہیں۔“

نداۓ خلافت

تناخلافت کی بنا اور نیا میں ہو، پھر استوار
لگائیں سے وہونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظام خلافت کا نائب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

6 تا 12 ربیع الثانی 1444ھ جلد 31
کیم تا 7 نومبر 2022ء شمارہ 42

مدیر مسئول حافظ عاکف سعید

مدیر ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون فرید اللہ مروٹ

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
طبع: مکتبہ جدید پر لیں، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی و ففرغ تنظیم اسلامی

"دارالاسلام" ملتان روڈ چونگ لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
فون: 042-35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماؤنٹ ناؤن، لاہور۔
فون: 35869501-03 مکیس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون

اندر وطن ملک..... 800 روپے
بیرون پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن کے عنوان سے ارسال
کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

آلیسِ منکُمْ رَجُلٌ رَّشِیدٌ

پاکستان ایک ایسے زخمی جاندار کی طرح زمین پر بے حس و حرکت پڑا ہے جس کا خون بہہ رہا ہے اور اُس کا گوشت اپنے بیگانے سب نوج رہے ہیں۔ یہ انداز تحریر شاید کچھ قارئین پر بڑا گراں گزرے گا، لیکن یہ ہمارے دل کا دکھ ہے جو ایک روگ کی شکل اختیار کر رہا ہے۔ یہ اولاد کی محبت میں تڑپتی اُس ماں کے انداز بیان ہے جس کا نافرمان لخت جگرا پنی ناروا حرکات اور اپنی غلط کارستانیوں کی وجہ سے والدین کے لیے سوہان روح اور اپنے خاندان کے لیے جگ ہنسائی کا باعث بنا ہوا ہے۔ پاکستان کا یہ حشو نشر کسی ایک فرد، گروہ، جماعت، طبقہ، ادارے یا حکومت کی وجہ سے نہیں ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ ہمارے سمیت پاکستان کے بائیس (22) کروڑ عوام سب اس کی بر بادی کے ذمہ دار ہیں۔ البتہ یہ بات واضح رہے کہ گزشتہ پون صدی میں جس کے پاس جتنا اختیار اور احتمار تھی وہ اتنا ہی زیادہ ذمہ دار ہے۔ عوام کا قصور اتنا ہی ہے جتنا کسی مظلوم کا ہوتا ہے کہ اُس نے کمزور اور ناتوان ہو کر ظالم کو ظلم کرنے کا موقع دیا۔ عوام پر جو غلامی مسلط کی گئی تھی عوام نے عارضی اور وقتی مفاد کو سامنے رکھا اور ظلم کے خلاف جدوجہد کی مشقت اٹھانے کی بجائے اسے سہنے میں عافیت جانی۔ ہمارے نزدیک یقیناً عوام کا یہ قصور ہے، اگرچہ اکثریت اسے بے بسی اور اشرافیہ کے ظلم کی انہتا کا نتیجہ قرار دیتی ہے۔ بہر حال اس بات پر تو مکمل اتفاق ہے کہ پاکستان کی اس بر بادی میں کلیدی اور اہم ترین کردار سیاسی، معاشی اور عسکری لحاظ سے طاقتور حلقوں کا ہے۔ اس حوالے سے عدلیہ بھی کسی سے پچھے نہیں رہی جو جرم کے بجائے سٹیشن کو دیکھ کر فیصلے کرتی ہے۔

سیاست کا حال تو کئی سال پہلے شورش کا شمیری نے ان الفاظ میں بیان کیا تھا: "میرے وطن کی سیاست کا حال مت پوچھو، گھری ہوئی ہے طوائف تماش بینوں میں۔" اس مملکت خداداد میں اس طرح بھی ہوا کہ راتوں رات ایک نئی سیاسی جماعت نے جنم لیا اور صبح تک ایوان کی اکثریت اُس نئی جماعت میں منتقل ہو گئی، لہذا اس نئی جماعت کی حکومت قائم ہو گئی۔ ہے کوئی پویشکل سائنس کا طالب علم جو اس پر تبصرہ کر سکے۔ کیا تاریخ کا کوئی طالب علم اسے کسی مہذب قوم کی تاریخ میں کہیں سمو سکے گا۔

معیشت کی دردناک کہانی بھی سن لیجئے۔ اس حوالے سے پہلی ایک ڈیڑھ دہائی چھوڑ دیں، بعد میں ہم نے معیشت سے وہ کھلواڑ کیا کہ رہے نام اللہ کا۔ ایک وقت وہ تھا جب پاکستان اقتصادی لحاظ سے ایشیائی ممالک کی اکثریت پر بازی لے گیا تھا۔ یہ ممالک پاکستان سے اقتصادی منصوبے اور رہنمائی حاصل کرتے تھے۔ پی آئی اے نے مشرق وسطی کی بہت سی ایئر لائنز کو اٹر ناسکھا یا۔ آج حالت یہ ہے کہ ماضی میں معاشی لحاظ سے ایشیاء کے بھی پسمندہ ممالک ہم سے اتنے دور اور آگے نکل چکے ہیں کہ پاکستانی دور بین لگائیں تباہی وہ نظر نہ آ سکیں۔ اور وہ ایئر لائنز جنہیں پی آئی اے نے پالا پوسا تھا، تربیت دی تھی، وہ آسمان کی اتنی بلندی پر فرائٹ بھر رہی ہیں کہ اگر آج پی آئی اے کا عملہ انہیں سراٹھا کر دیکھنے کی کوشش کرے تو سر کی ٹوپی پشت کی طرف گرجائے گی۔

روں سے غلطی ہو گئی دنیا کی دوسری بڑی سٹیل مل کر اچی میں لگادی۔ آج اس کے پُر زے کر اچی میں ریڈ ھیو پر بک رہے ہیں۔ سٹیل تو کھاپی کر ڈکار لیا گیا ہے اب اس مل کی زمین پر نظر ہے جس کی قیمت کئی ارب روپے ہے۔ بہر حال کتنے نوچ کہیں، کتنا ماتم کریں لیکن کچھ سدھرتے نظر نہیں آتا۔

عدیلیہ میں نظریہ ضرورت کے موجہ جسٹس منیر کو بہت رگیدا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ موجہ ضرور تھے لیکن اس نظریہ پر کمال بعد میں آنے والے اکثر جھوں نے حاصل کیا۔ بہت سے تبصرہ نگاروں کی رائے میں کئی نجاح ایسے تھے، ایسے ہیں جو گیٹ نمبر چار کی طرف رخ زیبا کر کے پوچھتے ہیں: بتا تیری رضا کیا ہے۔ ہم دہشت گردی کے خاتمے کے حوالے سے اپنی فوج کی کارگزاری کوتہ دل سے تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے قوم کو اس عفریت سے نجات دلائی لیکن اسٹیبلشمنٹ کا حب الوطنی کی سیمپ اپنے قبضہ میں لے لینا انتہائی غیر مناسب ہے، بلکہ سچ پوچھیں تو یہ انتہائی ضرر سا ہے۔ ہر دوسرے دن DG-ISPR میں نہ گھسیٹا جائے۔

کتنا خوبصورت ہے یہ سبق لیکن لوگ الزام دیتے ہیں کہ سیاسی شطرنج پر سب سے فیصلہ کن چالیں GHQ میں ہی چلی جاتی ہیں۔

افسوں اس بات کا ہے کہ ہم میں سے کوئی سبق سکھنے کو تیار نہیں۔

عمران خان کی حکومت جب اکھاڑ بچھاڑ کر کے ختم کی گئی تو کہا گیا کہ آئینی اور جمہوری طریقے سے اُن کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک منظور ہوئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ آئین میں کہاں لکھا ہے اور یہ کون سی جمہوریت ہے کہ ایک جماعت کے اس بیلی ممبران خرید کر انہیں سندھ ہاؤس میں بند کر دو اور تحریک عدم اعتماد منظور کرلو۔ پھر قومی اس بیلی میں PTI کے ڈپٹی سپیکر نے کس قانون کے تحت تحریک عدم اعتماد اٹھا کر ایوان سے باہر پھینک دی تھی۔ نواز شریف کو اقامہ رکھنے پر زندگی بھر کے لیے ناہل قرار دے دیا گیا۔ یہاں بھی نوٹ کریں کہ پہلے (3) 184 کے تحت ناہل کیا گیا، اُس وقت کوئی ٹائم فریم نہیں دیا گیا، بعد ازاں عدالت لگا کر اس ناہلی کو عمر بھر کے لیے کیا گیا۔ اب موجودہ چیف جسٹس تاحیات ناہلی کے قانون کو ڈریکولائی قانون قرار دے رہے ہیں۔ ایکشن کمیشن بھی پیچھے نہیں رہا۔ اُس نے ایک انتہائی احمقانہ بلکہ جاہلانہ فیصلہ کر کے عمران خان کی ناہلی کا اعلان کیا۔ بعد ازاں کہنا شروع کر دیا کہ ہم نے عمران خان کو صرف میانوالی سے ڈی سیٹ کیا ہے۔ وہ آئندہ بھی ایکشن لڑ سکتا ہے۔ ماہ اپریل میں رجیم چینچ کا جو مبینہ ڈراما چایا گیا اُسے عوام نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ عوام عمران خان کے ساتھ کھڑی نظر آئی۔ ایک ٹی وی چینل نے ہمت کا مظاہرہ کیا۔ اُس چینل کو ڈرایا دھمکایا گیا لیکن وہ اپنی ڈگر پر قائم رہا تو اسے بند کر دیا گیا۔ سندھ ہائی کورٹ نے بندش کے احکامات ختم کر دیئے۔ زبردستوں نے عدالتی احکامات تسلیم نہ کیے لیکن کوئی تو ہین عدالت لا گونہ ہوئی۔ بالآخر اس شرط پر اُس چینل کو کھولا گیا

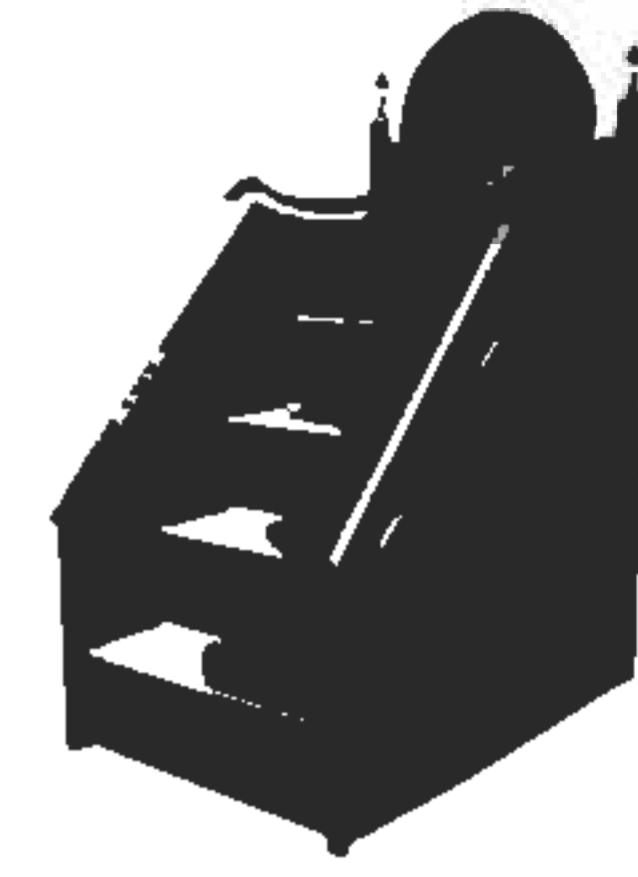
کہ اُس کے ”ناپسندیدہ“ اینکرز کو فارغ کر دیا جائے۔ اُن اینکرز پر زندگی تنگ کر دی گئی۔ بالآخر وہ اپنا وطن چھوڑ کر بیرون ملک جانے پر مجبور ہو گئے۔ اُن میں سے ارشد شریف نے بڑی شہرت پائی۔ لیکن چند روز پہلے انہیں کینیا میں فائرنگ کر کے مار دیا گیا۔ اس پر عوام کا ناقابل یقینِ رد عمل اور غم و غصہ سامنے آیا۔

عمران خان نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لانگ مارچ کا اعلان کر دیا۔ اس ساری صورتِ حال نے اسٹیبلشمنٹ کو بہت پریشان کیا اور 7 اکتوبر کو پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ DG-ISPR اور ISI-DG نے مشترکہ پریس کانفرنس کی اور عمران خان پر الزامات کی بوچھاڑ کر دی۔ اسٹیبلشمنٹ کا یوں کسی سیاست دان پر کھلم کھلا تقدیم کرنا بھی پہلے کوئی نظیر نہیں رکھتا۔ یقیناً ان کے الزامات سچ بھی ہوں گے لیکن اس پریس کانفرنس نے فوج کے ادارے کے انجوں کو خراب کیا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ایک فوج جو اپنی قوت اور اپنے ڈسپلن کے حوالے سے دنیا میں نام رکھتی ہے آج ایک سیاست دان کے سامنے بے بس اور مجبور ہے۔ آخر یہ نوبت کیوں آئی؟ ہمیں اس پر دکھ ہوا۔ دو گھنٹے کی پریس کانفرنس میں یہ وضاحت نہ ہو سکی کہ اس کے مقاصد کیا تھے، خود پر لگنے والے الزامات کی صفائی تھی یا عمران خان کی عوام میں پوزیشن خراب کرنا مقصود تھا۔ ہم تصحیح ہیں کہ دونوں مقاصد حاصل نہ ہوئے، معاملات مزید ال جھ گئے بلکہ مزید نئے سوالات پیدا ہو گئے۔

آخر میں آئیے اُس لانگ مارچ کی طرف جس نے ملک میں عجیب ماحول پیدا کر دیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ لانگ مارچ تحریک انصاف کے عوامی پاورشو کے سوا کچھ نہیں ہو گا۔ تحریک انصاف کا اصل مطالبہ ہے کہ فوری طور پر انتخابات کروائے جائیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا حکومت اس لانگ مارچ سے خوف زدہ ہو کر فوری انتخابات پر تیار ہو جائے گی۔ ہماری رائے میں حکومت میں مزید ضد پیدا ہو جائے گی۔ ایک لشکر کو دیکھ کر مخالف کے مطالبے کے آگے جھک جانا حکومت کے لیے مزید مشکل ہو جائے گا۔ لانگ مارچ کرنے والوں کے مطالبات ماننے سے انکار کرنے پر دو قسم کے نتائج برآمد ہوں گے: خون خراہ ہو گا یا عمران خان کو خالی ہاتھ لوٹنا پڑے گا۔ دونوں صورتوں میں عمران خان کو سیاسی نقصان ہو گا لہذا ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ لانگ مارچ کا فیصلہ کیوں کیا گیا۔ اگر وہ حکومت کو پریشان کرنا چاہتے ہیں تو اس سے کہیں بہتر یہ ہے کہ پنجاب اور KPK کی اس بیلیاں توڑ دی جائیں تاکہ مرکزی حکومت کے قائم رہنے پر سوال کھڑا ہو جائے لیکن یہاں باوا آدم ہی نرالا ہے۔ اس ساری صورتِ حال پر ہمارا تبصرہ یہ ہے کہ ہم جنگل کی مخلوق ہیں اور کار سر کار چلانے والے دماغی توازن کھو چکے ہیں۔ اب جو نقشہ بتا نظر آ رہا ہے وہ یہ ہے کہ آئندہ جس ملک میں کوئی اصول، کوئی نظام اور کوئی نظم و ضبط نہیں ہو گا اور وہ بڑی طرح لا قانونیت کا شکار ہو گا تو اسے بناناری پبلک نہیں بلکہ پاکستان ری پبلک کہا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے، ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ہمیں صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آئین یا رب العالمین

شیخ ادعا مرادور شیخ نو افی

(سورہ النحل کی آیت 90 کی روشنی میں)



مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ نو افی کے خطاب جمعہ کی تلخیص

کوئی غریب ہے تو اسے اس کا حق ملنا چاہیے، ریاست اس کی کفالت کرے یعنی شہریوں کو سارے حقوق میسر آنے چاہیے لیکن کیا جو حقوق ماں باپ کے ہیں وہی حقوق اولاد کے ہوں گے؟ کیا ایک آرمی جزل اور ایک عام سپاہی کی تنخواہ، مراعات برابر ہو سکتی ہیں؟ یہاں بات نصف نصف نہیں بلکہ عدل کی ہے۔ کچھ عرصہ قبل ایک ڈاکو منشی Ampire of Faith کے نام سے بنی تھی۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے بارے میں غیر مسلم پروفیسرز، ڈاکٹرز وغیرہ کے انٹرویو ہوتے۔ ان تمام لوگوں کی گفتگو میں ثابت پیغام یہ تھا:

"The beauty of teaching of Prophet Muhammad (s.a.w) is the catching word Justice."

یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا خوبصورت ترین پہلو عدل ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف عدل کی بات کر کے نہیں دکھائی بلکہ عدل کا نظام قائم کر کے دکھایا۔ بہر حال ایک عدل کا پہلو یہ ہے کہ جس کا تناسب کے اعتبار سے جو حق ہے وہ دے دیا جائے۔ یہ ہمارے عام معاشرتی رویوں کے اعتبار سے بھی بات ہو رہی ہے۔ اسی طرح ایک عدل یہ بھی ہے کہ بندہ افراط و تفریط سے بچ جائے اور انتہا پر نہ ہو بلکہ اعتدال پر رہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ (آل عمران: 143)

"اور (اے مسلمانو!) اسی طرح تو ہم نے تمہیں ایک امت وسط بنایا ہے"

وسط کا ترجمہ درمیان، بہترین اور اعتدال بھی کیا جاتا

ہے عدل کا احسان کا اور قربات داروں کو (ان کے حقوق) ادا کرنے کا اور وہ روکتا ہے بے حیائی، برائی اور سرکشی سے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق حاصل کرو۔"

اللہ کا حکم:
پہلی بات یہ ہے کہ اللہ حکم دے رہا ہے اور اللہ کا حکم ایسا نہیں کہ جب دل چاہا تو قبول کر لیا اور جب دل چاہا تو رد کر دیا۔ کل اس کے بارے میں ہم نے اللہ کو جواب دینا ہے۔ ایک معمولی ڈاکٹر کے کہنے پر ہم حلال چیزیں چھوڑ دیتے ہیں تو کائنات کا رب جب ہمیں حکم دے رہا ہے تو ہمارے اندر حساسیت بڑھ جانی چاہیے اور جب وہ کسی بات سے منع فرماتا ہے تو اس حکم کی اہمیت کا ہمیں اندازہ رہنا چاہیے۔

مرتب: ابوابراهیم

پہلا حکم: عدل کرنا

عدل ایک بہت جامع اصطلاح ہے۔ بعض اوقات اس کا مفہوم غلط طور پر انصاف بیان کیا جاتا ہے جو کہ غلط ہے کیونکہ انصاف کا ترجمہ ہے نصف نصف کرنا۔ جبکہ عدل کے معنی ہیں: جس کا جو حق بنتا ہے وہ اس کو دیا جائے۔ بہت سارے معاملات میں عدل کا تقاضا ہے۔ کسی نے اگر دونوں کاچ کیے ہیں تو دونوں بیویوں کے درمیان عدل کرنا چاہیے، اولاد کے درمیان عدل کرنا چاہیے، اپنے ملازمین اور متعلقین کے درمیان عدل کرنا چاہیے اور حکمرانوں کو رعایا کے ساتھ عدل کرنا چاہیے۔ ایک نعروہ بڑا پیار الگتا ہے کہ مساوات ہونی چاہیے۔ ایک درجے میں تو مساوات ہو گی کہ تمام لوگوں کو جیسے کا حق ملنا چاہیے، اگر

تلادت آیات کے بعد:
آج ہم ان شاء اللہ سورہ النحل کی آیت 90 کا مطالعہ کریں گے۔ یہ معروف آیت ہے جس کی تلادت جمعہ کے خطبات کے آخری حصے میں کی جاتی ہے۔ سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے دور میں اس آیت کریمہ کو جمعہ کے خطبے میں جاری کیا گیا۔ اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تین کاموں کو کرنے کا حکم دیا اور تین کاموں سے اجتناب کا حکم دیا۔ اس آیت کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ وہ تمام کام، وہ تمام بھلا کیا، وہ تمام خیر جو اللہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے اختیار کریں ان کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے اور وہ تمام کام جن سے اللہ چاہتا ہے بندے اجتناب کریں ان سب کا بیان بھی اس آیت میں ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اگر قرآن میں صرف سورۃ العصر نازل ہوتی تو وہ لوگوں کے لیے کفایت کر جاتی۔ اسی طرح سورہ النحل کی آیت کے بارے میں بھی مفسرین اور اہل علم نے بیان فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے صرف یہ ایک ہی آیت نازل کی ہوتی تو یہی انسانیت کے لیے کفایت کر جاتی۔ یعنی یہ اس قدر جامع آیت کریمہ ہے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مشرکین کے سامنے جب یہ آیت تلادت کی تو ان کو جواباً کہنا پڑا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہو سکتا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ مَا مِنَ الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَا عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ إِذَا يَعْلَمُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ (۹۰) "یقیناً اللہ حکم دیتا

کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوالات کیے کہ اسلام کیا ہے؟ ایمان کیا ہے اور احسان کیا ہے؟ جواب میں احسان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رب کی ایسے عبادت کرو (دوسری روایت میں ہے رب کے لیے ایسے عمل کرو) گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ مرتبہ حاصل نہیں تو یہ یقین رکھو کہ رب تمہیں دیکھ رہا ہے۔“

یہ احسان فی العبادت ہے۔ جتنا یہ احسان ہو گا عمل میں حسن پیدا ہو جائے گا۔ اس حسن کی دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد سکھائی:

((اللَّهُمَّ أَعِنْنِي عَلَى ذَكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عَبَادَتِكَ)) ”اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اپنی بہترین

پریس ریلیز 28 اکتوبر 2022ء

فوج کے دو بڑوں کی مشترکہ پریس کا نفرنس غیر معمولی اور حیران کن ہے

شجاع الدین شیخ

فوج کے دو بڑوں کی مشترکہ پریس کا نفرنس غیر معمولی اور حیران کن ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو دور میں جب سے فوج میں سیاسی سیل اور محکمہ اطلاعات قائم ہوا ہے۔ مختلف اوقات میں DGISPR سیکورٹی کے حوالے سے ملکی اور غیر ملکی معاملات پر میڈیا کو بریفنگ دیتے رہے ہیں۔ یہ پہلی مرتبہ ہوا کہ DGISI اور DGISPR نے مشترکہ پریس کا نفرنس کی لیکن اس میں ملکی سیکورٹی کے حوالے سے کوئی بات نہیں تھی بلکہ ایک سیاسی جماعت اور اس کے سربراہ کی طرف سے ادارے پر کی جانے والی تلقید کا جواب تھا۔ انہوں نے کہا کہ فوج وقتاً فوقاً سیاست سے لتعلقی کا اعلان کرتی رہتی ہے لیکن سیاست داں GHQ جا کر ایک دوسرے کی شکایتیں کرتے ہیں اور اپنے سیاسی حریفوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کر کے صورت حال کو بگاڑ رہتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کو خوش آئند قرار دیا کہ فوج نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ اپنی آئینی حدود میں کام کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام ادارے آئین پاکستان کی حدود میں رہ کر کام کریں اور سیاست داں بھی اپنے رویوں میں سنجیدگی لا سکیں اور قومی مفادات کو ذلتی اور جماعتی مفاد پر ترجیح دیں تاکہ مملکت خداداد پاکستان کے جملہ مسائل کو حل کیا جاسکے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

ہے۔ یہود دنیا کی محبت میں ڈوبے اور دین سے دور ہو گئے۔ نصاریٰ نے دنیا کو ترک کر کے رہبانیت کی روشن اختیار کی تو وہ بھی فطرت کے خلاف تھا۔ اللہ نے ان دونہ تہاؤں سے منع کر کے ہمیں اعتدال والا دین عطا کیا گیا۔ ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ تمہارے اعمال میں غلوٹ ہو۔ سورۃ النساء میں اہل کتاب کو کہا گیا: «يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِي دِيْنِكُمْ» (النساء: 171) ”اے اہل کتاب، اپنے دین میں غلوٹ (مبالغہ) نہ کرو۔“

عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کے بیان میں اتنا غلوٹ کیا معاذ اللہ خدا کا بیٹا قرار دے دیا۔ اس غلوٹ نے انہیں شرک میں بنتا کر دیا۔ اگر مخلوق اپنا قانون خود بنائے گی تو اسے کبھی عدل میسر نہیں آئے گا۔ لیکن اگر خالق کے قانون کو مان لیا جائے اور اس کا نفاذ ہو تو انسانیت کو عدل مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ذات العادل ہے۔ وہ عدل کو پسند فرماتا ہے۔ یہ معاشرے کی تعمیر کے لیے پہلا بنیادی تقاضا ہے کہ جس کا جو جائز حق بتا ہے وہ اس کو دیا جائے۔ یہ تو پہلا تقاضا ہے۔

دوسری حکم: احسان کرنا

احسان عدل سے اگلی منزل ہے کہ کسی کا حق محض اداہی نہ کیا جائے بلکہ اس کے ساتھ بہترین، خوبصورت اور فیاضی کا رویہ اختیار کیا جائے۔ ایک سادہ مثال ہے کہ کسی مزدور کے ساتھ آپ نے طے کیا تھا کہ کام ہو جانے پر اسے ایک ہزار روپے مزدوری دی جائے گی۔ مزدور نے اچھا اور بروقت کام کیا تو آپ نے اسے بارہ سورو پر دے دیے۔ یہ دوسرو پر اضافی جو آپ نے دیے وہ احسان ہیں۔ یہ چیز عدل اور قانون سے آگے بڑھ کر اخلاقی سطح پر آگئی۔ یاد رکھیے! گھر ہو یا معاشرہ زندگی محض قانون کے ڈنڈے سے نہیں چل سکتی جب تک کہ اخلاق کا پہیہ اس میں نہ لگا دیا جائے۔ معاشرہ عدل کی بنیاد پر اچھا چلے گا لیکن اس میں خوبصورتی اس وقت آئے گی جب اس میں احسان کا رویہ ہوگا۔ یعنی اچھے انداز سے کسی کو اس کا حق دینا۔ اگر کسی کے ساتھ زیادتی ہو گئی تو عدل کا تقاضا ہے کہ اس کا ازالہ ہونا چاہیے لیکن اگر اگلا بندہ معاف کر دے تو یہ احسان کا دوسرا پہلو ہے۔ البتہ شریعت نے جہاں حدود معین فرمادیں اور ان حدود میں متعلقہ مسئلے کے بارے میں ثبوت مل گئے تو وہ سزا نہیں تو نافذ ہوں گی وہ اپنی جگہ ایک مسئلہ ہے۔ لیکن اس کے علاوہ معاف کرنا،

عبدات کے سلسلہ میں میری مدد فرم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد کامل ہیں، معصوم ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی تسبیحات کیا تھیں: اللہ اکبر، استغفار اللہ، استغفار اللہ، استغفار اللہ۔ یعنی اے اللہ! میں تیرے حکم پر جھک تو گیا لیکن اگر اس جھکنے میں کوئی کمی رہ گئی تو معاف فرم۔ بہر حال ہماری عبادت سے پہلے ایمان کا مسئلہ ہے۔ ایک بڑا معروف جملہ ہے: وہ ایمان جو ہمیں بستر سے اٹھا کر مصلے پر کھڑا نہیں کر رہا ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں قبر سے اٹھا کر جنت میں لے جائے۔ عبادت میں حسن تو بعد میں آئے گا لیکن پہلے ایمان ضروری ہے۔ ہمیں جائزہ لینا چاہیے۔ بہر حال جب ایمان میں گھرائی اور گیرائی پیدا ہو تو عمل اور عبادت میں حسن پیدا ہوتا ہے۔ یہ حسن کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم جانور کو ذبح کرو حسن کے ساتھ ذبح کرو۔ (و اذا قتلتם فاحسن قتلا) جب کسی کو قتل کرو تو حسن کے ساتھ قتل کرو۔ کیا مطلب؟ جانور کو ذبح کر ہے ہو تو کھلاپا کر اور چھری تیز کر کے ذبح کرو۔ کسی دوسرے زندہ جانور کے سامنے ذبح نہ کرو، ٹھنڈا ہو جائے تو پھر اس کی کھال اتارو۔ اسی طرح قاتل کو موت کی سزا تو ملے گی لیکن توار اتنی تیز ہو اور ہاتھ اتنے مضبوط ہوں کہ اس کو کم سے کم تکلیف ہو۔ جانور اور قاتل کے بارے میں حسن مطلوب ہو گا اور یہ 24 گھنٹے مطلوب ہے۔

تیرا حکم: رشتہ داروں کو دینا

ملک اور معاشرہ بعد میں ہے، پہلے گھر اور رشتہ دار ہیں۔ گھر معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔ گھر مضبوط ہو گا تو معاشرہ مضبوط ہو گا، معاشرہ مضبوط ہو گا تو ملک و ملت مضبوط ہوں گے۔ اللہ کا دین چاہتا ہے کہ مومن کا گھر مضبوط ہو۔ گھر تب مضبوط ہو گا جب گھر میں عدل و احسان کا معاملہ ہوگا۔ یہ دین تو وہ ہے جو بتاتا ہے کہ پیاس سے کتے کو پانی پلانے پر ایک گنہ گار عورت کو بخش دیا گیا اور ایک عورت نے بلی کو بھوکا باندھ کر رکھا تو اس کو عذاب دیا گیا۔ جو دین کتے اور بیلوں کے بارے میں راہنمائی دے رہا ہے تو انسانوں کے بارے میں اس کی راہنمائی کس قدر اعلیٰ ہوگی، بالخصوص جو قریبی رشتہ ہیں ان کے بارے میں دین کی راہنمائی کس قدر بڑھ کر ہوگی۔ چنانچہ رشتہ داروں، رحمی رشتہوں کے بارے میں کس قدر اللہ کا دین ہمیں تاکید فرماتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نیکی کا

اجر اللہ تعالیٰ سب سے جلد عطا فرماتا ہے وہ رحمی رشتہوں کے ساتھ بھلا سلوک ہے اور سب سے جلد جس گناہ کی سزا اللہ دیتا ہے وہ رحمی رشتہوں سے قطع تعلقی اور بر اسلوک ہے۔ حدیث میں ذکر آیا کہ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو خوب نوازتا ہے حالانکہ ان کی حرکتیں ایسی ہیں کہ وہ اللہ کی رحمت کے مستحق نہیں۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اللہ کیوں دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لیے کہ وہ رحمی رشتہوں کا حق ادا کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم اپنے رشتہ دار کو دیتے ہو تو دہرا اجر ملتا ہے۔ ایک دینے کا اجر اور ایک رشتہ داری کا حق ادا کرنے کا اجر۔ کیا پیارا دین ہے کہ جونہ صرف رحمی رشتہوں کا خیال رکھنے کو کہتا ہے بلکہ ان کا حق ادا کرنے کو کہتا ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا:

«وَأَتِ ذَا الْقُرْبَى» (بنی اسرائیل: 26) ”او حق ادا کرو قربابت داروں کا۔“

یعنی تمہیں اللہ نے معاشی طور پر اچھار کھا، تمہیں وسائل دے دیے، تمہارا پیٹ بھرا ہوا ہے۔ تم اگر رشتہ دار کو دیتے بھی ہو تو کوئی احسان نہیں کر رہے بلکہ یہ ان کا حق ہے۔ اگر اس طرح کامل ہو گا تو کوئی تکبیر نہیں آئے گا اور نہ کسی پر کوئی احسان جتسکتا ہے کیونکہ وہ کہے گا کہ میں نے تو اپنا حق ادا کیا ہے۔ یہ تو اللہ کا نظام ہے کہ کسی کو کم دیا تو اس کا بھی امتحان اور کسی کو زیادہ دیا تو اس کا بھی امتحان ہے۔ بہر حال یہ وہ احکام ہیں جن پر اللہ تعالیٰ عمل کروانا چاہتا ہے تاکہ ایک صحت مند معاشرہ وجود میں آسکے۔

تین نواہی

اس کے بعد تین نواہی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے۔

پہلا: فحشاء سے بچنا:

فحشا کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔ بے ہودہ کام، لغو اور فحش گفتگو، بے پردگی، بے حیائی، ایسے کام جس سے شہوانی جذبات بھڑکتے ہوں اور نتیجتاً زنا کے راستے کھلتے ہوں سب فحشاء میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے منع فرماتا ہے۔ آج مسلمان ملک کا یہ حال ہے کہ پروٹکٹس کی فروخت کے لیے عورتوں کو بے پردہ اور نمایاں کر کے اشتہار میں کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ اب تو نکاح سے انکار کی باقیں سر عام ہو رہی ہیں۔ زنا کے ذرائع عام ہو رہے ہیں۔ نتائج ہمارے سامنے ہیں کہ خاندانی نظام بر باد ہو رہا ہے،

حیا کا جنازہ نکل رہا ہے، جوانیاں لٹ رہی ہیں اور بیماریاں (جسمانی و نفسی امراض) بڑھ رہی ہیں کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِذَا مَتَّ شَرْحَى فَاضْبَنْعَ مَا شِئْتَ) (صحیح بخاری)
”جب تم حیا چھوڑ دو جو دل چاہے کرو؟“

حیا ایک فطری احساس یا رکاوٹ ہے جو بندے کو گناہ سے روکتا ہے۔ یہ وہ جذبہ ہے جو فطرت کے اندر موجود ہے لیکن یہ میڈیا، سوشل میڈیا، فلمیں، گانے، ناق وغیرہ کے ذریعے جو کچھ دکھایا جا رہا ہے اس سے حیا ختم ہوتی جا رہی ہے اور پاکیزہ جذبات کی بجائے شہوانی جذبات پروان چڑھتے ہیں اور زنا کے راستے کھلتے ہیں جس سے معاشرہ گندگی کا ذہیر بنتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا اور ایمان دونوں ساتھی ہیں اگر ایک چلانے والے تو دوسرا بھی چلانے گا۔ حیا اور ایمان ہی مومن کے تھیا رہیں اگر یہ دونوں چلنے والے تو مومن کے پاس کیا بچا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان اور حیا کی حفاظت فرمائے۔

دوسرہ: منکر سے بچنا

جس کام کو ہماری فطرت ناپسند کرے وہ منکر ہے۔ جھوٹ، گالی، دھوکہ، چوری، فراڈ ہر معاشرے میں برے سمجھے جاتے ہیں۔ بنیادی اخلاقیات ہماری فطرت میں موجود ہیں لیکن اس کا تکمیلی تصور وحی کی تعلیم سے ملتا ہے ورنہ آج برہنہ پھرنا لوگوں کو خوبصورت لگ رہا ہے۔ مخلوط معاشرت اور نکاح کا انکار لوگوں کو بڑا ایڈوانس لگ رہا ہے۔ اس لیے کہ وحی کی تعلیم سے لوگ دور ہو رہے ہیں۔ حالانکہ وحی کی تعلیم منکرا و معرفہ کا مکمل تصور عطا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ منکر سے بچنے کا حکم دے رہا ہے۔

تیسرا: سرکشی اور زیادتی سے بچنا:

حد سے تجاوز کرنا سرکشی ہے۔ شریعت کے کسی حکم پر عمل نہ کرنا گناہ ہے لیکن شریعت کے کسی حکم کا انکار کرنا کفر ہے۔ یہ زیادتی بندوں کے بارے میں بھی ہو سکتی ہے آج تو جان، مال، آبرو سے کھلینا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ گواہوں، ججز، وکیلوں کو مردوا دو، اپنے سے بھائی کو مردوا دو۔ کراچی، بھریہ ٹاؤن میں پپ جی گیم دیکھ کر جا کر مال اور دو بھائیوں کو مار ڈالا۔ یہ امت کا حال ہو گیا۔ حالانکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت الوادع کے خطے میں کیا فرمایا تھا: ”تمہارا مال، تمہاری جان، تمہاری آبرو ایک دوسرے پر اسی طرح حرام جیسے آج کا دن (نوذوالجہ)“

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(13 اکتوبر 2022ء)

جمعrat (13-اکتوبر) کو مرکزی عاملہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (14-اکتوبر) کو قرآن اکیڈمی، ڈینفس کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ بعد ازاں طے شدہ مرکزی اجتماعات میں شرکت کے لیے لاہور روانگی ہوئی۔

ہفتہ (15-اکتوبر) کو صبح 09:00 بجے مرکز میں تو سیعی عاملہ کے پہلے سیشن میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر 03:00 بجے دین حق ٹرست کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعد نماز عصر تو سیعی عاملہ کے اجلاس میں نماز عشاء تک شرکت کی۔ مرتضیٰ ایوب بیگ اور آصف حمید کے ہمراہ کالم نگاروں سے ملاقات کی۔

اتوار (16-اکتوبر) کو صبح ناشتے پر صدر انجمان اسلام آباد اور راجہ محمد اصغر سے نائب امیر اور ناظم اعلیٰ کے ہمراہ ملاقات کی۔ صبح 09:00 بجے سے نماز ظہر تک تو سیعی عاملہ کے پہلے سیشن میں شرکت کی۔ شام 04:30 بجے جامعہ عروۃ اللوثقی میں وحدت امت کا نفرس میں شرکت کی۔ اس موقع پر ناظم اعلیٰ، ناظم شعبہ سمع و بصر، نائب ناظم اعلیٰ شرقی پاکستان اور امیر حلقہ لاہور شرقی بھی ساتھ تھے۔ رات نائب امیر کے ہاں کھانے میں شرکت کی۔ فلاٹ لیٹ ہونے کی بنابر اگلی صبح پیر کو کراچی واپسی ہوئی۔

منگل (17-اکتوبر) کو ایک نجی یونیورسٹی کے سیرت پروگرام میں شرکت کی۔

نائب امیر سے تنظیمی امور کے حوالے سے مسلسل آن لائن رابطہ رہا۔

اور یہ مہینہ اور یہ مقدس زمین حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان تین چیزوں (خشاہ، منکر اور بغي) سے منع فرمایا۔ اگر یہ چیزیں معاشرے میں چلتی رہیں تو معاشرے حیوانیت اور انتشار کی طرف جائیں گے۔ اخلاق کا جنازہ نکل جائے گا، انسان درندگی پر اتر آئے گا۔ ان چھ احکام پر غور کریں تو اللہ سے بہتر کوئی بات بتا سکتا ہے جو ہمارا خالق ہے۔ جو فرماتا ہے:

﴿أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ طَ﴾ (الملک: 14) ”کیا وہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے؟“

زیر مطالعہ آیت کے آخر میں فرمایا:

﴿يَعْظُلُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴾ ۱۰ ﴿ وَهُنَّ مِنْ هُنَّ نَاصِحُتُ كُرْتَاهُ تَاَكِرْتُمْ سِبْقَ حَاصِلَ كَرُوْ ﴾

آج لوگ اپنے پروفیشنل کورسز، اپنی کمپنی کی مارکیٹنگ کے لیے بعض میجنمنٹ کے گروز اور سافٹ اسکیلوں سکھانے والے اور موٹیویشنل اسپیکرز کو لاکھ لاکھ اور پچاس پچاس ہزار روپے دے کر اخباروں میں دولائے کا بیان چھپاتے ہیں تاکہ ان کی پروڈکٹ کی مارکیٹنگ ہو کیونکہ ان کو دنیا پورے دھیان اور توجہ سے پڑھتی ہے۔ لیکن بندہ مومن اللہ کی بات کا دھیان کتنا رکھ رہا ہے اور اللہ کی بات پر کتنا موٹیویٹ ہے۔ دنیا تو دنیا والوں کو پڑھ کر موٹیویٹ اور سنجیدہ ہوتی ہے، ہم تو ایمان والے ہیں، ہم ان باتوں کے بارے میں کس قدر سنجیدہ ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہمیں غور و فکر کرنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!



دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ کراچی وسطیٰ کے ناظم توسعی دعوت محترم راشد حسین شاہ شدید علیل ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

☆ حلقہ کراچی جنوبی، کورنگی غربی کے ملتزم رفیق جناب توحید خان کا پتے (Gall Bladder) کا آپریشن ہوا ہے۔

برائے بیمار پری: 0321-8720922
اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفاۓ کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔
قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اللَّهُمَّ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبِّ النَّاسِ وَأَشْفِ أَنْتَ الشََّافِي لَا شَفَاوْلَكَ شَفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

غلبة و اقامۃ دین کی جدوجہد کا خدی خواں تنظیم اسلامی کی انقلابی دعوت کا ترجمان

شمارہ نومبر 2022ء
ربيع الثانی ۱۴۴۳ھ

ماہنامہ میثاق الحسن داکٹر اسرار احمد

مشمولات

ادارہ

☆ پوسٹ کالونیل ازم اور طبقاتی نظام

☆ انجینئر محمد رشید عمر

☆ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

☆ اصلاح قلب: کیوں اور کیسے؟

☆ حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ کا رب العالمین سے خصوصی تعلق

☆ سعادت محمود حافظ محمد اسد

☆ وقت: ایک گراؤں مایہ دولت راحیل گوہر صدیقی

☆ اقبال اور اتحاد انسانی

☆ اعمال میں میانہ روی پروفیسر محمد یونس جنջوہ

☆ ٹرانس جینڈر (تحفظ حقوق) ۲۰۱۸ء ۱ یکٹ

مکتبہ خدام
القرآن لاہور

☆ صفحات: 84 ☆ قیمت فی شمارہ: 40 روپے ☆ سالانہ زر تعاون (اندرونک) 400 روپے

محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا "بیان القرآن" باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے!

فام جیز ناں جیز رقان پاکستان کے معاشرتی قام اور نظریاتی شخص کے طاف پر گرفتار کیا گیا تھا اس کا سارش ہے محترم شجاع الدین شجاع

ٹرانس جینڈر قانون مغربی اور اسلامی تہذیب کی کشمکش کا ایک مظہر ہے: سینیٹر مشتاق احمد خان

محترم جیز کی پروپریٹی پر سرو ہے ملکی جیز کے ذریعے اللہ تعالیٰ قام کریم کی ضرورت ہے علام سید حسن عاصمی

اس وقت اسلامی تہذیب کے خلاف عالمی سطح پر ایک جنگ برپا ہے۔ مذہبی جماعتیں کوئی کرطاغوت کا مقابلہ کرنا ہوگا: ڈاکٹر فرید احمد پراچہ

ٹرانس جینڈر قانون مدارے ملکی قام پر جملہ اسلامی کم کرنے کی طالی سارش کا حصہ ہے علام سید حسن عاصمی



تنظيم اسلامی کے زیر انتظام سینیٹر سے شجاع الدین شجاع، سینیٹر مشتاق احمد خان، سید جواد نقوی، اور یامقبول جان، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ اور آصف حمید خطاب کر رہے ہیں۔

ہے۔ اس غیر شرعی قانون کے مطابق اس بات کا فیصلہ کوئی بھی شخص خود کرے گا کہ وہ عورت ہے یا مرد۔ ٹرانس جینڈر کی تعریف میں طبی ساخت کے عکس بڑی عیاری کے ساتھ ذاتی احساسات، خواہشات اور میلان طبع کا عذر تراش کر مردوں اور عورتوں کو صنف کی خود ساختہ شناخت کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ سینیٹ میں اس غیر شرعی بل کے خاتمے اور حقیقی مظلوم طبقہ یعنی انٹر سیکس کے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک ترمیمی بل پیش کر دیا گیا ہے۔

سید جواد نقوی (معروف مذہبی سکالر): لبرل ازم کی کوکھ سے جنم لینے والے جمہوری نظام میں ٹرانس جینڈر جیسے خلافِ اسلام قانون کو بنانے سے کیسے روکا جاسکتا ہے جب نظام میں جمہوری کی رائے کو تتمی درجہ دے دیا جائے۔ جمہوریت کی اتباع سے نظام میں تبدیلی نہیں آسکتی۔ پاکستان میں مغربی ایجنسٹے کو پرموٹ کرنے والوں کو فائدے پہنچائے جاتے ہیں اور اس کے بد لے میں مغرب اپنے مطالبات پورے کر داتا ہے۔ ہمیں مسلک اور فروعی مسائل سے بالآخر ہو کر پاکستان کی اسلامی اساس پر پھرہ دینا ہو گا ورنہ اس طرح کے خلافِ اسلام قانون بنتے رہیں گے۔ ریاست پاکستان میں لبرل ازم کی جڑیں بہت مضبوط ہو چکی ہیں عوام کو اس کا رد کرنا ہوگا۔ اقتدار کی ہوس میں بتلا لوگ ریاست کے امور میں مذہب کی مداخلت پسند نہیں کرتے۔ لہذا مذہبی طبقوں کوئی کر لبرل ازم کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ (باقی صفحہ 12 پر)

کے علاوہ کوئی اور حل نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شیطنت پر بنی اس قانون کے خلاف سینیٹ اور وفاقی شرعی عدالت میں کی جانے والی قانونی جدوجہد اہم ہے

مرتب: وقار احمد

البتہ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام منکرات کے خاتمے کے لیے بھرپور اور پر امن عوامی انقلابی تحریک کا راستہ اختیار کیا جائے۔ دینی طبقات کو غیروں کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لیے سیسے پلائی دیوار بن جانا چاہیے۔

سینیٹر مشتاق احمد خان (سینیٹر اہم جماعت اسلامی): ٹرانس جینڈر قانون مغربی اور اسلامی تہذیب کی کشمکش کا ایک مظہر ہے۔ شفاقتی دہشت گردی کا یہ جملہ اس مکروہ سازش کا حصہ ہے جس کے ذریعے پاکستان کو De-Islamize کرنے کی کوشش جاری ہے۔ مغرب شیطانی ایجنسٹے کے تحت LGBTQ+ کو پرموٹ کر رہا ہے۔ دینی طبقوں کو ہر قسم کے منکرات اور استعماری نظام کے خلاف متحد ہو کر نکلنا ہوگا۔ ٹرانس جینڈر قانون اب صرف پاکستان کا مسئلہ نہیں رہا یہ ایک گلوبل ایشیو ہے جس کے حوالے سے مسلم امہ کو فکر مند ہونے کی ضرورت ہے۔ مغرب مسلمانوں کا خاندانی نظام تباہ کرنے کے درپے ہے۔ درحقیقت یہ ”جنس“ اور ”صنف“ کی مصنوعی اور کیوں نہیں ہو سکتے ہیں۔ ریاست پاکستان کے عوام کو غیر اسلامی تقسیم کو بنیاد بنا کر گھڑا کیا گیا شیطانی منصوبہ اپنے مستقبل کے لیے اب سنجیدہ ہو جانا چاہیے کہ نفاذ اسلام

تنظيم اسلامی کے زیر انتظام ”ٹرانس جینڈر قانون: اسلام کے معاشرتی نظام پر جملہ“ کے عنوان سے ایک اہم سینیٹر 21 اکتوبر 2022ء کو امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شجاع کی زیر صدارت قرآن آڈیو یوریم 191 اتنا ترک بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوا جس میں رفقاء و احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

پروگرام رات 8 بجے شروع ہوا۔ سچے سیکرٹری کے فرانس شعبہ سمع و بصر کے مرکزی ناظم محترم آصف حمید نے ادا کیے۔ تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ کی سعادت امیر حلقہ لاہور شرقی محترم نور الوری نے حاصل کی۔ اس کے بعد محترم حافظ غلام رسول ضیاء نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ اس کے بعد سینیٹر سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے جن خیالات کا اظہار کیا ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

شجاع الدین شیخ (صدر مجلس): نام نہاد ٹرانس جینڈر قانون پاکستان کے معاشرتی نظام اور نظریاتی تشخیص کے خلاف ایک خوفناک سازش ہے۔ مغربی نظام کے تحت پروان چڑھنے والی دجالی تہذیب کے علم بردار اور نمائندگان اگر اسلام کے خلاف متحد ہو سکتے ہیں تو دینی جماعتیں اور دینی طبقات اسلام، پاکستان اور ہماری معاشرت کے خلاف ہونے والی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لیے متحد ہیں۔ ریاست پاکستان کے عوام کو کیوں نہیں ہو سکتے ہیں۔ ریاست پاکستان کے عوام کو غیر اسلامی تقسیم کو بنیاد بنا کر گھڑا کیا گیا شیطانی منصوبہ

جس طرح ایک شکر آدمی نصیر کو دستگارنا ہے اسی طرح امریکہ پاکستان کو دستگارنا ہے کیونکہ ہمارے حکمران اس کے سامنے بچ جاتے ہیں؟ ایوب بیگ مرزا

امریکہ پاکستان کے ایٹھی دانت توڑنا چاہتا ہے تاکہ مملکت خداداد پاکستان بھارت اور اسرائیل کے ماتحت رہ کر کام کرے: رضاۓ الحق

یمن زبان: ذمیم احمد

جو باسیدن کا پاکستان مخالف بیان کے موضوع پر حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

چین کی ڈپلو میسی میں امریکہ سے ہاں میں ہاں ملائی شروع کر دی تھی، ابھی بھی یہ انداز چل رہا ہے، ہم چاہیں گے اس کو جاری رکھے۔ ابھی چند دنوں پہلے اقوام متحده کی جزل آسمبلی میں روس کی قرارداد کو پاکستان نے abstain کیا ہے۔ لیکن امریکہ اب چاہتا ہے کہ پاکستان، روس اور چین سے دور رہے اور بھارت کے ماتحت رہ کر کام کرے۔ پھر پاکستان چین اور روس کے گھیراؤ میں فعال کردار ادا کرے۔ وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ پاکستان کی معیشت مغلون و محکوم رہے بلکہ تباہ و بر باد ہو جائے۔ امریکہ پاکستان کے ایٹھی دانت توڑنا چاہتا ہے تاکہ مستقبل میں ناجائز ریاست اسرائیل کو پاکستان تسلیم کرے۔ بہر حال امریکہ کی اپنی خواہشات ہیں اور اسی حوالے سے وہ پاکستان پر پریشر ڈالتا رہے گا اور جو باسیدن کا بیان انہی پالیسیوں کا ایک تسلسل ہے۔

سوال: امریکی صدر کے بیان پر پاکستانی وزیر خارجہ بلاول بھٹو زرداری نے عمل دیا۔ دوسری طرف پاکستان کی فوج نے بھی فوراً کو رکانڈرز کا جلاس بلا یا اور پاکستان کا موقف پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے جو ہری ہتھیار عالمی سینڈر کے مطابق محفوظ ہاتھوں میں ہیں۔ کیا پاکستان کی سول اور عسکری قیادت کا موقف درست ہے؟

ایوب بیگ مرزا: امریکہ نے جس طرح پاکستان پر ایک ایڈم لگایا ہے اسے پہلے اپنے گریبان میں منہ ڈالنا چاہیے۔ امریکہ دنیا کی واحد غیر ذمہ دار سپر پاور ہے جس نے ناگاساکی اور ہیر و شیما پر ایٹھ بم گرا کر انسانیت کو تباہ و بر باد کر دیا، ابھی تک اس ایٹھی حملے کے اثرات دنیا

پاکستان جب امریکہ کا فرنٹ لائن اتحادی بن گیا تو اس کا بے پناہ نقصان پاکستان نے اٹھایا اور امریکہ اپنے مقاصد کے لیے پاکستان کو ڈکٹیٹ کرتا رہا اور ڈروز حملے بھی کرتا رہا۔ 2011ء میں سلالہ چیک پوسٹ کا واقعہ ہوا جس میں پاکستانی فوجیوں کو شہید کیا گیا اور اسی سال کے منی میں اسامہ

سوال: امریکی صدر جو باسیدن نے پاکستان کو دنیا کے خطرناک ترین ممالک میں سے ایک قرار دیا اور پاکستان کے ایٹھی ہتھیاروں کو بے ربط کہا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے بھی اس بیان کی توثیق کی البتہ دوسری طرف امریکی دفتر خارجہ کی طرف سے اس بیان کی وضاحتیں دی جا رہی ہیں۔ جو باسیدن کے اس بیان کا سیاق و سبق کیا تھا اور امریکہ پاکستان سے کیا چاہتا ہے؟

رضاۓ الحق: 13 اکتوبر کو ڈیمو کریک کانگریشنل کمپین کمیٹی لاس اینجلس کی تقریب میں جو باسیدن نے یہ بیان دیا اور یہ یہ آفیشل قسم کا بیان ہوتا ہے لیکن چونکہ وائٹ ہاؤس نے اس کو اپنی ویب سائٹ پر پبلک کے لیے عام کیا تو اس کو آفیشل بیانیہ کہا جا سکتا ہے۔ یہ اصل میں صدر جو باسیدن کی لمبی تقریب تھی جس میں زیادہ تر موضوع چین تھا۔ امریکی صدر نے اپنی تقریب میں کہا کہ چین کا صدری جانتا ہے کہ میں کیا چاہتا ہوں لیکن اس کے بہت سارے مسائل ہیں۔ ہم نے چین کے معاملے میں پاکستان اور روس کو کس طرح tackle کرنا ہے اس کے لیے ہمیں پالیسی بنانے، ہو چنے اور سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد امریکی صدر نے کہا: ”پاکستان دنیا کے خطرناک ترین ممالک میں سے ایک ہے اور اس کے ایٹھی اٹاٹے بے ربط ہیں۔“ اس پر دو دن کے بعد وائٹ ہاؤس نے یہ وضاحت دی کہ یہ کوئی ایسا بیان نہیں ہے کہ جو ہم نے نیادیا ہوا البتہ ان کا سوچا سمجھا بیان نہیں تھا بلکہ یہ ان کا ذاتی بیان ہے۔ نائیں ایون کے بعد

مرقب: محمد رفیق چودھری

بن لادن کے خلاف آپریشن ایبٹ آباد ہوا۔ پھر 2018ء کو پاکستان کے حوالے سے صدر ڈرمپ نے ٹویٹ میں کہا کہ پاکستان ایک دھوکے باز ملک ہے۔ جس پر شدید ر عمل دیا گیا۔ اس سے پہلے 2012ء میں صدر اوباما کے دور میں امریکہ کی یہ پالیسی آچکی تھی کہ آئندہ ہماری جنگوں کا مسکن ایشیا ہوگا۔ پھر 2018ء میں امریکہ نے اپنی نیشنل ڈیفنیشن سٹریٹیجی میں بھی ڈیکلینر کیا کہ ہمارے سب سے بڑے دشمن چین اور روس ہیں اور اس علاقے میں جوان کا ساتھ دے گا وہ بھی۔

سوال: آپ نے امریکہ کی تاریخ بتائی جس میں اس کی ریشمہ دو ایسا ہی نظر آتی ہیں لیکن دوسری طرف پاکستان نے ہمیشہ وفاداری کا مظاہرہ کیا۔ پاکستان کو کب اس سے سبق ملے گا؟

رضاۓ الحق: 2014ء کے بعد سے 2021ء تک بظاہر لگا تھا کہ پاکستان امریکی کمپ سے نکل کر چین کے کمپ کی طرف جا رہا ہے۔ سی پیک کے اندر پاکستان بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا تھا۔ پھر آگے چل کر پاکستان نے

دیکھ رہی ہے۔ جہاں تک پاکستان کے عمل کی بات ہے تو بولاں بھٹو نے تو امریکی صدر کو ڈینڈ کیا ہے کہ ان کے منہ سے بات نکل گئی وہ ایسا چاہتے نہیں تھے۔ کیا بولاں سے کسی نے پوچھا ہے؟ ان کے پاس کیا ثبوت ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ سفیر کو طلب کیا گیا ہے لیکن وزیر خارجہ کو آگے بڑھ کر زور دار انداز میں مذمت کرنی چاہیے تھی لیکن ان کا انداز ہی منت سماجت والا تھا۔ ISPR کی طرف سے بھی فوری طور پر کوئی عمل نہیں آیا۔ البتہ کوئم اندر رکی میٹنگ میں اس ایشونو سنبھالی گئی سے لیا گیا لیکن یہ بھی کہنا چاہیے تھا کہ جوان زام لگایا گیا ہے وہ غلط ہے اور جنہوں نے لگایا ہے وہ اپنے الفاظ والپس لیں اور اس حوالے سے اپناریکارڈ چیک کریں۔ یقیناً پاکستان نے اپنے ایمنی اثاثہ جات کی حفاظت کے لیے عمدہ اقدامات کیے ہیں اور تقریباً 25 ہزار انہائی تربیت یافتہ اور چاق و چوبند نفری ایمنی اثاثوں کی ہمہ وقت سخت ترین حفاظت کے لیے مامور کی ہوئی ہے اور الحمد للہ آج تک کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ لیکن ہم میں جرات کی کمی ہے۔ چین اور روس امریکہ کو زور دار انداز میں جواب دیتے ہیں لیکن جس طرح کا ہمارا جواب گیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوا۔

جب پاکستان امریکہ سے دور ہوتا ہے تو اس وقت امریکہ بیک فٹ پر چلا جاتا ہے لیکن جب پاکستان امریکہ کی طرف اپنا جھکاؤ بڑھاتا ہے تو وہ اتنا ہی زیادہ پاکستان کے اوپر اپنا دباؤ بڑھاتا ہے۔ اب یہی چیز جو بائیڈن نے شروع کی ہے

جب پاکستان امریکہ سے دور ہوتا ہے تو اس وقت امریکہ بیک فٹ پر چلا جاتا ہے لیکن جب پاکستان امریکہ کی طرف اپنا جھکاؤ بڑھاتا ہے تو وہ اتنا ہی زیادہ پاکستان پر اپنا دباؤ بڑھاتا ہے۔

تو دوسرا میدوار بھی یہی چاہے گا کہ میں اس سے دو ہاتھ آگے بڑھ کر بات کروں۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ 2024ء تک پاکستان کو ایک واضح دشمن کے طور پر دیکھ رہے ہوں گے چاہے پاکستان قریب ہونے کی جتنی بھی کوشش کرے۔ ان کی پالیسی یہی بن چکی ہے۔ پھر امریکہ کی ہمارے معاملات میں پہنچ زیادہ ہے۔ خاص طور پر میں، ان میں نیوکانز، یہودی لا بیز اور پیپن میں فیکچر زکی لا بیاں ہیں۔ پھر رپبلیکن اور ڈیموکریٹس کا مقابلہ شروع ہو جاتا ہے جس میں لا بیز دیکھتی ہیں کہ کون ان کے زیادہ مفاد میں ہے۔ لہذا ایسی تقریریں اور بیانات ان کے لیے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر نائیں الیون کا واقعہ جب ہوا تو اس کے بعد جارج بوش نے اسی واقعہ کو سامنے رکھتے ہوئے دہشت گردی کی جنگ کو موضوع بنایا تھا کہ نائیں الیون کا بدلہ لینا ہے۔ چنانچہ ایک طرف عوام کو بھی مطمئن رکھنا ہوتا ہے اور دوسری طرف لا بیز کو بھی مختلف پیغام دے رہے ہوتے ہیں۔ خاص طور پر اسلام بنانے والی کمپنیز کو بھی کہ ہم جنگ میں کہاں تک جانے

سوال: امریکہ کے بیان پر انڈیا میں ایک جشن کا سماں ہے۔ انڈیا کہہ رہا ہے کہ یہ بیان پاکستان کی خارجہ پالیسی کی ناکامی ہے۔ کیا واقعی پاکستان کی خارجہ پالیسی کی ناکامی ہے؟

ایوب بیگ مرزا: بھارت پہلے اپنے گریبان میں

جھانکے کیونکہ اس کا یورپیں آوازیں لگا کر بیجا گیا ہے۔ اصل میں امریکہ اور انڈیا ستر پیچھل پارٹنر کے ساتھ ساتھ پاکستان کے نظریاتی دشمن بھی ہیں کیونکہ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا۔ لیکن پاکستان کے ایمنی تھیمار امریکہ کے لیے خطرناک نہیں ہیں بلکہ یہ زیادہ خطرناک اسرائیل کے لیے ہیں اور امریکہ اس کا سب سے بڑا محافظ ہے۔ اسے واشنگٹن سے زیادہ تل ابیب کی حفاظت مطلوب ہے۔ اس لیے اس کے پیٹ میں مردڑاٹھر ہے ہیں۔ بھارت چونکہ پاکستان کا پیدائشی اور ازیزی دشمن ہے لہذا وہ بھی پاکستان کے معاملے میں اس کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ اگر پاکستان ڈیفالٹ ہو گیا تو امریکہ اور انڈیا جو کر سکیں گے کریں گے کیونکہ پاکستان کی جغرافیائی صورت حال بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس لیے ایک امریکی سینیٹر نے کہا تھا کہ ہم جب بھی پاکستان کے خلاف کوئی سخت فیصلہ کرتے ہیں تو ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے کہ ہمیں پاکستان کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے ورنہ ہمارے اعمال اس فضل کے مستحق نہیں ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی بھی کوئی خاص کردار ادا نہیں کر رہی۔ ابھی حالیہ نیویارک کے دورے کے بعد وزیر اعظم وند کے ہمراہ والپس آگئے تو وزیر خارجہ بولاں بھٹو وہیں پر رک گئے اور پیپلز پارٹی کی طرف سے کہا گیا کہ بولاں سفارت کاری کر رہے ہیں اور بڑے کامیاب لوٹیں گے لیکن اس سفارت کاری کا نتیجہ یہ متنازعہ بیان ہے۔ ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات کے مصدقہ کمزور کی کون سنتا ہے اور اصل وجہ بھی یہی ہے کہ پاکستان اپنی خارجہ پالیسی میں جارحانہ انداز اپنانے کی پوزیشن میں نہیں ہے لیکن ہمیں بالکل ہی نیچے نہیں لگنا چاہیے، جیسے ہم بھیک مانگ رہے ہیں بلکہ جس طرح افغانستان امریکہ کے سامنے ڈٹ کر جواب دیتا ہے ہمیں اس کے ساتھ ایسا انداز اپنانا چاہیے۔ جس طرح ایک متنبر آدمی فقیر کو دھنکارتا ہے اسی طرح امریکہ ہمیں دھنکارتا ہے کیونکہ ہم اس کے سامنے بچھ جاتے ہیں۔

سوال: امریکہ کا چین اور روس کو کھلادشمن قرار دینے پر چین اور روس کے صدور کا بھی بڑا سخت عمل آیا ہے۔ یہ بڑھتی ہوئی تنبیخیں اور بیانات کیا رنگ لائیں گے اور ان ساری ستر پیچھیز کے کیا نتائج ہوں گے؟

سپریم کورٹ چلے گئے ہیں، اگر یہی کرتے رہیں گے تو پھر ہمارے پاس معاشی مشکلات سے نکلنے کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام کے معاشی نظام کو سمجھنے والے معروف معاشرت دان نشاندہی کر چکے ہیں کہ جب تک ربا کو ختم نہیں کریں گے اور غیر سودی معاشرت لے کر نہیں آئیں گے اس وقت تک کوئی حل نہیں ہے۔



قارئین پروگرام "زمانہ گواہ ہے" کی ویڈیو نظمیں اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

بقیہ: سیمینار

اوریا مقبول جان (معروف صحافی اور کالم نگار):
ٹرانس جینڈر قانون ہمارے خاندانی نظام پر حملہ اور آبادی کم کرنے کی عالمی سازش کا حصہ ہے۔ مغرب کا خاندانی نظام تباہ و برباد ہو چکا ہے اور طاغوتی قوتوں کی مکمل کوشش ہے کہ مسلمان ممالک کے معاشرتی اور خاندانی نظام کو ملیا میٹ کر دیا جائے۔ عورت کو مظلوم ظاہر کر کے اس کی آڑ میں سیکولر طبقہ عورت کو معاشرے میں کھلی آزادی دینے کی بات کر رہا ہے۔ حرمت کی بات ہے کہ اسلام کی بنیاد پر قائم ہونے والے ملک میں ایسا قانون بن جاتا ہے اور کسی کو کافیوں کا ناخبر نہیں ہوتی۔ وفاتی شرعی عدالت میں اس قانون کو کالعدم قرار دینے کے لیے پیش پر سماعت جاری ہے۔ عوام کو اس قانون کے خلاف اپنی آواز بلند کرنا ہو گی۔

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ (نائب امیر جماعت اسلامی): اس وقت اسلامی تہذیب کے خلاف عالمی سطح پر ایک جنگ برپا ہے۔ مذہبی جماعتوں کو مل کر طاغوت کا مقابلہ کرنا ہو گا۔ ٹرانس جینڈر ایکٹ ہمارے گھر یونیون نظام اور معاشرے کو تباہ کرنے کی سازش ہے۔ پاکستان کو صرف اسلامی معاشرتی نظام کے نفاذ سے سر بلندی مل سکتی ہے۔ اسلام نے عورت کو حقیقی آزادی دی ہے جبکہ مغرب نے آزادی کے نام پر عورت کی تذلیل کی ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ عوام مغرب کی گھناؤنی سازشوں کا مقابلہ کریں۔



پرعوام نے فیصلہ دیا۔ جہاں تک کال دینے اور دھرنے کی بات ہے تو میں کسی صورت اس کے حق میں نہیں ہوں۔ کیونکہ بہر حال لانک مارچ کے نقصانات زیادہ ہو سکتے ہیں۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ بیک ڈور رابطے جاری ہیں اور امید ہے کہ ایکشن کے معاملے پر مفاہمت ہو جائے گی۔ اصل میں ایکشن کی تاریخ پر ضد بازی چل رہی ہے۔ ایک کاموقف ہے کہ فوری ایکشن ہوں جبکہ دوسرے کا موقف ہے کہ اگست 2023ء میں ایکشن ہوں گے۔ تو درمیان میں مفاہمت کرانے والا گروپ کوئی نہ کوئی درمیانی تاریخ طے کروادے گا اور معاملہ حل ہو جائے گا۔

سوال: آئی ایم ایف نے پاکستان کی شرح نمو 3.5 طے کی ہے۔ آئندہ جو حکومت منتخب ہو کر آئے گی وہ پاکستان کو درپیش معاشی چینجنز کا مقابلہ کیسے کر پائے گی؟

رضاء الحق: آئی ایم ایف نے یہ شرح نمو کی فگر دی ہے لیکن ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ یہ سیلا ب سے پہلے کی بات ہے۔ سیلا ب میں پاکستان کو تقریباً 28 بلین ڈالر معاشی نقصان ہوا ہے۔ ابھی اسحاق ڈار بھی کوششیں کر رہے ہیں کہ قرضہ پر دوبارہ بات چیت ہو۔ تقریباً 27 بلین ڈالر کی ادائیگی اس سال کرنا ہے۔ گزشتہ سال کے دوران پاکستان کے بانڈ 60 فیصد گر چکے، نفیلیشن ریٹ کے ڈالر 25 فیصد ہیں جو دنیا بھر میں دس فیصد دکھائی دے رہی ہے۔ کرنی میں ڈالر دوبارہ نیچے آ رہا ہے حالانکہ دنیا بھر کی تمام کرنسیاں ڈالر کے مقابلے میں نیچے جا رہی ہیں۔ پھر آئی ایم ایف اور ولڈ بینک کی طرف سے یہ بات آرہی ہے کہ دنیا کی اکانومی انہدام کی طرف جا رہی ہے۔

بہر حال چینجنز سے برد آزمائونے کے لیے ہمارے پاس ایک ہی راستہ ہے کہ اسلام کا معاشی نظام (غیر سودی معاشرت) کا نفاذ شروع کر دیا جائے۔ اگر 1991ء کے سود کے خلاف فیصلے کے مطابق ہم چل رہے ہو تے تو ہم معاشی بہتری کی طرف گامزن ہوتے۔ بہر حال اب بھی اگر ہم 2022ء کے فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کے مطابق عمل کریں تو بہتری آسکتی ہے۔ فیصلہ دینے والے پنج کے اہم رکن محمد نور مسکان زئی صاحب تھے جو پچھلے دنوں شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ یہ بہت اہم فیصلہ تھا جس میں ایک روڈ میپ دے دیا گیا تھا کہ آگے کیا کرنا ہے۔ لیکن کچھ لوگ اپیل لے کر

رضاء الحق: روی صدر پیوٹن تو پہلے ہی کہہ چکے ہیں اگر نیٹو یو کرائن کی مدد کے لیے آگے آیا اور ہماری دفاعی لائن کو نشانہ بنایا گیا تو پھر اس جنگ کے بڑھنے کے امکانات زیادہ ہو جائیں گے۔ حال ہی میں چین میں کیونسٹ پارٹی کی بیسیویں کانگریس ہوئی جس میں صدر شی کو تیسرا مرتبہ صدر منتخب کیا گیا۔ اس موقع پر انہوں نے یہ بیان دیا کہ تائیوان چین کا حصہ ہے۔ یعنی انہوں نے جاریت کے ساتھ حملہ کر کے اسے اپنے ساتھ ضم کرنے کے "حق" کو برقرار رکھا۔ صدر شی نے یہاں تک کہا کہ مستقبل میں سمندر کے اندر طوفان آتا دیکھ رہا ہو۔ اگر دیکھا جائے تو یہ دو سال بین الاقوامی حالات کے اعتبار سے بہت اہم ہیں اور تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ روس یو کرائن جنگ طول پکڑ سکتی ہے اور کسی بڑی جنگ کا پیش خیہہ بن سکتی ہے۔

سوال: پاکستان میں ضمنی ایکشن ہوئے جس میں عمران خان سات سیٹوں میں سے ایک ہارے اور چھ سیٹوں پر کامیاب ہوئے ہیں۔ اب وہ نئے ایکشن کا ایجینڈا لے کر اسلام آباد میں دھرنادینا چاہتے ہیں۔ سیلا ب کے بعد پاکستان معاشی طور پر شدید مشکلات کا شکار ہے کیا اس وقت سیاسی عدم استحکام کا پاکستان متخل ہو سکتا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: عدم استحکام کبھی فیرا بیبل نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایکشن نہیں تھے کیونکہ کہا جا رہا ہے کہ پیٹی آئی نے اپنی ہی چھوڑی ہوئی سیٹیں جیتی ہیں۔ لیکن بات کچھ مختلف ہے۔ جب سیٹیں حاصل کی گئی تھیں تو اس وقت تمام جماعتیں الگ الگ ایکشن لڑ رہی تھیں۔ حکومت نے وہ سیٹیں سلیکٹ کر کے ان کے استعفے منظور کیے جہاں پیٹی آئی بڑے چھوٹے مارجنا سے جیتی ہوئی تھی لیکن وہاں ساری جماعتیں لڑ رہی تھیں اور تب جا کر یہ سیٹیں جیتی گئی تھیں۔ لیکن اب یہ ہوا کہ ان سب کے دوٹ اکٹھے ہوئے اور سب شکست کھا گئے تو اس کو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اپنی جیتی ہوئی سیٹیں واپس لی ہیں۔ بلکہ اس میں توسب کے دوٹ چھین لیے ہیں۔ یہ کیسے ایکشن ہوئے کہ ایک دوٹ ڈالنے والے کو معلوم ہے کہ جس کو میں دوٹ ڈال رہا ہوں وہ اسمبلی میں نہیں جائے گا۔ اصل میں 17 پریل کو جو کچھ ہوا اس کے جواب میں یہ پیٹی آئی کے چیزیں عمران خان نے ایک ریفرنڈم کرایا ہے کہ آیا وہ قدم عوام کی نظر میں درست تھا یا غلط تھا، اس

وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ جَفَانِي يُؤْفِكُونَ ﴿٤١﴾) (العنکبوت) ”او را گر آپ ان سے دریافت کریں کہ زمین و آسمان کا خالق اور سورج چاند کو کام میں لگانے والا کون ہے؟ تو ان کا جواب یہی ہو گا کہ اللہ تعالیٰ، پھر کدھر اٹھ جائے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ اصول بھی پیش نظر ہے کہ عبادات تو قیفی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہی عبادات کی جائیں گی جن کا ثبوت کتاب و سنت میں ہے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے اور سنت کے مطابق ادا کی جائیں، اپنے مذاہب اور خود ساختہ طریقوں کو چھوڑ کر صرف اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کی جائے۔

علاوه ازیں اپنے اخلاق اور معاملات کو بھی مندرجہ بھی کے ساتھ میں ڈھالا جائے، نیز حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی بھی ادا یگی یقینی بنائی جائے اور اپنی معيشت و تجارت کو بھی اسلامی اصولوں کے مطابق بنانا چاہیے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ اصلاح امت کے اس طریقہ کار کو ”تصفیہ اور تربیۃ“ سے بھی تعبیر کرتے ہیں، یعنی اپنے عقائد و اعمال اور سلوک و اخلاق کو درست کر کے امت کے دیگر افراد کی تربیت اسی اساس اور مندرجہ پر کی جائے۔

اصلاح کا عمل اپنی ذات سے شروع کیا جائے پھر اپنے گھر، محلہ، اعزہ واقارب سے ہوتا ہو اامت کے دیگر افراد تک پھیل جائے، اس طریقے سے ایک صالح اسلامی معاشرے کی داغ بیل ڈالی جائے گی، ایسا معاشرہ کہ جس کی اکثریت صحیح عقائد و اعمال کی حامل ہوگی، اب ایسے صالح و مصلح معاشرے پر جو حکمران ہوں گے وہ بھی اچھے اور صالح ہی ہوں گے لیکن اس طریقے سے ہٹ کر یہ کہنا کہ حکومتی باغ ڈور اپنے ہاتھ میں لینے اور حکمرانوں کا قبلہ درست کرنے سے حالات کی اصلاح ہو جائے گی اور امت سر بلند ہو جائے گی تو یہ سراسر اپنے آپ کو فریب میں مبتلا کرنے کے متراوٹ ہے؛ کیونکہ اصلاح نیچے سے اوپر تک ہوگی، صالح فرد ہی سے صالح قوم اور صالح قوم سے ہی صالح معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

تاریخ کے بعض ادوار میں یہ مقولہ معروف ہوا تھا کہ جیسی رعایا و یسے حکمران!

اصلاح امت کا فریضہ

ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت امت مسلمہ اپنے نازک دور سے گزر رہی ہے اور حالات انتہائی کٹھن تھے کہ اس کلمہ کو تسلیم کرنے کا مطلب ہے اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادات اور تمام معبدوں باطلہ کا انکار۔ تبھی تو انہوں نے اس کلمہ کا اقرار نہیں کیا بلکہ کھلی دشمنی اور عناد پر اتر آئے۔ جبکہ آج کے مسلمان یہ کلمہ تو پڑھتے ہیں لیکن افسوس کہ وہ اس کے معنی، مفہوم اور تقاضوں سے بالکل نابدد اور قطعی طور پر نہ آشنا ہیں!

لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء امت اور مصلحین ملت عقیدہ توحید کے پر چار اور نشر و اشاعت میں اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لائیں اور اس چیز کو اپنی دعوت کا محور بنائیں لیکن یہاں پر بھی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت بیشتر جماعتیں اور تحریکیں جو امت کی نشانہ ثانیہ کے لیے میدان عمل میں ہیں، عقیدہ توحید ان کے منشور میں ہی نہیں ہے بلکہ ان میں سے بعض تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں، ہم امت کو جوڑنا چاہتے ہیں عقیدہ توحید کی بات کریں گے تو لوگ ہم سے دور ہو جائیں گے۔ والی اللہ المشتکی!

حضرت مالک بن انس رض فرمایا کرتے تھے: ((لن يصلح آخر هذه الأمة إلا بما أصلح أهلها)) ”اس امت کے آخر کی اصلاح بھی اسی نفع پر ہوگی جس پر اس امت کے اول کی اصلاح ہوئی ہے۔“ (افتقاء الصراط اص: 367)

معلوم ہوا کہ امت کی نشانہ ثانیہ کے لیے کسی نئے تجربے یا نئے علاج کی ضرورت نہیں ہے بلکہ امت کے تمام امراض کا مدار اور اصلاح کا طریقہ کار آج سے چودہ صدیاں قبل اتر چکا ہے۔

قارئین کرام! قطع نظر عوام کے بعض خواص جو دعوت کے میدان کے ”شہسوار“ سمجھے جاتے ہیں، وہ بھی صرف توحید ربویت کو بیان کرتے ہیں؛ جس کا اعتراف مشرکین مکہ بھی کیا کرتے تھے! جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَلَئِنْ سَأَلَتْهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت امت مسلمہ اپنے نازک دور سے گزر رہی ہے اور حالات انتہائی کٹھن اور نا مساعد ہیں لیکن اتنے بھی مشکل نہیں کہ جن کا علاج ناممکن ہو، ہمارا معاشرہ عرب کے اس معاشرے سے زیادہ برائیں ہے جسے دور جاہلیت کہا جاتا ہے۔ دین اسلام نے جب اس کی تمام برائیوں اور خرابیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور وہ معاشرہ انسانیت کی تاریخ کا مثالی معاشرہ بن گیا جو رہتی دنیا تک انسانیت کے لیے مینارہ نور ہے تو نا امید ہونے کی کوئی ضرورت نہیں! تاہم اس کے لیے ضروری ہے کہ اس امت کے علماء، مصلحین اور داعی حضرات وہی طریقہ کار اپنائیں جس کو امام کائنات نبی آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنایا تھا۔

جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرِيدُ جُوَالَ اللَّهِ وَالْيَوْمُ الْآخِرُ وَذَكَرَ اللَّهُ كَثِيرًا﴾ (الاحزان: ۲۱) ”(اے مسلمانو!) تمہارے لیے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ ہے، (یہ اسوہ ہے) ہر اس شخص کے لیے جو اللہ سے ملاقات اور آخرت کی امید رکھتا ہو اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتا ہو۔“

اپنی دعوت کا نکتہ اساس عقیدہ توحید کو بنائیں جو تمام انبیاء و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا بنیادی نکتہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الظَّاغُوتَ﴾ (آل عمران: 36) ”ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سواتمام معبدوں سے بچو۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی اس بات پر شاہد ہے کہ دعوت کی ابتداء دعوت توحید سے ہونی چاہیے اور اس امر پر کوئی مذاہنست اور سودے بازی روائیں!

آج اس امت میں سب سے زیادہ خلل بھی عقیدہ توحید کا ہے بنابریں نوبت بائیں جاری سید کہ شرک اکثریت میں رچ بس گیا ہے! والیعاً ذ باللہ!

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: «وَكَذَلِكَ نُؤْلَئِكَ بَعْضُ الظَّلَمِيْنَ بَعْضًا مِمَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾» (الانعام) ”اور اسی طرح ہم ظالموں کو ان کے اعمال کے سبب جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے پر مسلط کر دیتے ہیں۔“

قارئین کرام! بتانا یہ مقصود ہے کہ صرف حکمران طبقے کو کو سنے اور انہیں قصور وار شہرانے کے بجائے ہمیں من حیث القوم اپنے گریبان میں بھی جھانکنا چاہیے کہ کہیں یہ ظالم حکمران ہمارے ہی کرتوتوں کی وجہ سے تو ہم پر مسلط نہیں ہیں؟!

ہم اپنی چھوٹی سی ذات اور اپنے حلقة احباب میں تو اسلام نافذ نہیں کر سکتے لیکن حکمرانوں سے یہ مطالبه کرتے نہیں تھکتے کہ وہ پورے ملک پر اسلام نافذ کیوں نہیں کر دیتے؟!

شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض مصلحین کا یہ قول مجھے بے حد پسند ہے جس میں انہوں نے کہا: ”تم اسلامی ریاست کی اقامت اپنے دلوں میں کرو، تو وہ زمین میں بھی تمہارے لیے قائم ہو جائے گی۔“

حاصل کلام یہ ہے کہ علماء کرام اور اصلاح امت کے فریضے سے وابستہ افراد کی یہ ذمے داری ہے کہ امت کی اصلاح کے اس طریقہ کار کو اپنا نئیں جس پر نصوص شرعیہ اور اسوہ رسول ﷺ کا نور ہے اور اپنی دعوت کی اساس عقیدہ توحید کو بنائیں نیز عبادات، سلوک و اخلاق و جمیع معاملات میں رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع اور پیروی کریں، تصفیہ اور تربیہ کے زریں اصولوں پر کاربند ہو کر اس عظیم نصب العین کے لیے اپنے اپنے حصے کے چراغ روشن کر دیں، اخلاص کے ساتھ کوشش ہم کریں، کامیابی اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

محرومِ تماشا کو پھر دیدہ بینا دے دیکھا ہے جو کچھ میں نے اور وہ کو بھی دکھلا دے اللہ تعالیٰ سے خلوصِ دل کے ساتھ دعا گوہوں کے اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اسلام کے سائے میں عروج اور سر بلندی سے ہم کنار کر دے، ذلت اور ادبار کے یہ گھنائوپ اندر ہیرے چھپت جائیں، اور ہم سب مسلمان عقیدہ توحید اور اسوہ رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں یک جان دو قالب کی عملی تصویر بن کر دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو جائیں!

کار سازِ ما به فکر کارِ ما

شاعر: خلیفہ عبدالحکیم

خلق کو نین وہ رب قادر
جو کرے سارے جہاں کا کام کا ج
ذرے ذرے میں ہے قائم جس کا راج
دکھ دیا جس نے وہی دے گا علاج

”کار سازِ ما به فکر کارِ ما
فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما“

ڈر نہ طوفان سے کہیں ساحل بھی ہے
ہر رہ دشوار کی منزل بھی ہے
کشتِ محنت کا کہیں حاصل بھی ہے
گردِ صحراء میں کہیں محمل بھی ہے
”کار سازِ ما به فکرِ کارِ ما
فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما“

میری جدوجہد کی توقیر کیا
میں بھلا کیا اور مری تدبیر کیا
میں کروں تقدیر کی تغیر کیا
اور اپنے حال میں تغیر کیا
”کار سازِ ما به فکرِ کارِ ما
فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما“

(انتخاب از کلامِ حکیم)

جس نے بچپن میں بہائی جوئے شیر
چھوڑ دے کیوں حاجتِ بُرنا و پیر
کیا نہیں وہ حال کا میرے خیر

”کار سازِ ما به فکرِ کارِ ما
فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما“

مور سے لے کر ملائک تک کا رب
ایک دم غافل نہیں جو روز و شب
ہے سپرد اُس کے یہ نظم و نق سب
بدگمانی ہے یہاں ترکِ ادب

”کار سازِ ما به فکرِ کارِ ما
فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما“

جو خزاں کے بعد لاتا ہے بہار
خیر میں ہے صرف جس کا اختیار
چاہے تو صحراء کو کرے لالہ زار
کافرِ نعمت ہے جو ہو سوگوار

”کار سازِ ما به فکرِ کارِ ما
فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما“

فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما

”کار سازِ ما به فکرِ کارِ ما

”ہمارے کام بنانے والا تو اوپر بیٹھا ہے لیکن جب ہم خود اپنے کام کی فکر کرنے لگتے ہیں تو مشکل میں پڑ جاتے ہیں۔“

یعنی میرا کار ساز میرے کام کی فکر میں ہے اور اپنے کام کی خود فکر کرنا میرے لیے آزار کا موجب بن جاتا ہے۔ انسان کی فکر محدود ہے، علم محدود ہے اور عقل محدود ہے، تو جب وہ خود تدبیر کرے گا تو لازماً ٹھوکر کھائے گا اور اپنے لیے مصیبت کھڑی کر لے گا۔ تو کیا ”تفویض الامر الی اللہ“، آسان ترین نسخہ نہیں ہے کہ ”اپنے کام کو اللہ کے حوالے کر دو“ اور کسی کام کا اللہ کے حوالے کر دینے کا انتہائی یقینی طریقہ یہ ہے کہ آپ اس کے کام میں لگ جائیں۔

گزشتہ 20 سالوں میں روشن خیالی ہی روشن خیالی میں ہم نے معاشرے کو تاریکیوں سے بھر دیا۔ پورا ماحول آلوگیوں سے اٹ گیا۔ پاکیزگی اور تقدس پامال ہوا۔ عورت نے گھر کو خیر باد کہہ کر سڑکوں بازاروں، شاپنگ مالز، بل بورڈوں، فیشن انڈسٹری، ماؤنگ کی راہی۔ مہذب لباس جاتا رہا۔ کم سے کم ترین۔ کالی اسکرینوں، موبائلوں، سوچل میڈیا میں تماشوں، تماش بینوں کو فراوانیوں نے ماحول کو سفلہ پن، سطحیت اور بالآخر مجرمانہ سفاف کی سے بھر دیا۔ نسوانیت، نسائیت کا تقدس منٹنے لگا، شہوانیت چھاگئی۔ ماحولیاتی تبدیلی بھر کر موسمیاتی طوفان بن کر اٹھی۔ پورا ملک تھیڑوں کی زد میں تھا۔ کاش آپ بروقت کمر بستہ ہو جاتے۔ حالت جنگ میں تو ہم سودخوری کی بنا پر پہلے ہی (قرآن کے فرمان کے مطابق) ڈھنائی سے خم ٹھوکنے کھڑے تھے۔ اس کے بعد اس کی قوم پر ہم نے آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتانا۔ ہمیں اشکر بھینج کی کوئی حاجت نہ تھی۔ (یہیں: 28) اللہ کی گرفت خاموشی سے آن پکڑتی ہے۔ کلمع بالبصر۔ آن کی آن میں۔ پلک جھکنے میں اللہ کا حکم آن کھڑا ہوتا ہے۔ سو شرق تا غرب موکی تھیڑوں نے ہمیں آلیا۔

سیلا بزدہ علاقوں کی خبروں کو سیاسی بگلوں، معاشری جھکلوں نے بلیک آٹھ کر رکھا ہے۔ وباکیں، بیماریاں، ڈینگی، دواویں، ڈاکتروں، طبی سہولتوں، خوراک، صاف پانی کی کمیابی۔ ابھی تک کھڑا پانی۔ اس پر مستزاد کچھ علاقوں پر دیمک کی یلغار۔ حکومت اور رہساکے پاس فرصت کھاں۔ پنبہ کجا کجا نہم۔ وہ سوچھیدوں والی جھوپی پھیلا کر انہی کے لیے بھیک اکٹھی کر رہی ہے۔ علماء، دینی جماعتوں اور ان کے خدمتی اداروں نے وقت لگایا۔ ان مسکینوں لاچاروں کو اللہ سے جوڑ دیں۔ دنیا تو لٹ گئی۔ صبر کے بد لے جنت پکی ہو جائے۔ حکومت بھی عوام کی خیرخواہ ہی ہے۔ ہمہ گیر صبر سکھاتی ہے۔ گیس بجلی، بندیادی ضروریات سے محرومی دے کر۔ دفتروں میں ناروابلوں، راشن کی، سستے آئے دال کی جھانسوں کی لائسوں میں رلتے رلاتے مر جائیں گے۔ کلمہ پکارہے تو آگے گریس مارکس (رحمی کے نمبر) لگ جائیں گے۔ سو حکمران کہتے ہیں: پھر اس کے بعد کا ہر منظر سہانا ہے۔ آخر ہم سب شکر گزاری کیوں نہ کریں اپنے سے کمتر، مشکل تر حالات میں گرفتاروں کو دیکھ کر۔ ہم عزت آبرو سے شہروں میں مر کر جنازہ اور تدفین اپنے پیاروں کے ہاتھوں پاتے ہیں۔ کیا یہ نعمتِ عظیمی کم ہے؟

کوئی پر سان نہیں غمول کا.....

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

ہے۔ حکومت ہر طرف سے قرضے معاف، مؤخر کروانے اور بھیک اکٹھی کرنے کی مہم پر ہے۔ نوجوان اتنے فارغ کہاں کہ ملک و ملت کا غم کھائیں، ان کے پاس تو تعلیم حاصل کرنے اور ڈھنگ سے پڑھ لکھ لینے کی فرصت نہیں۔ دھواں دھار بیٹھ بانگ چوکے چھکے اعصاب شکن کر کٹ مقابلوں نے ہلاکان کر رکھا ہے۔ گھروں سے نوجوانوں کی بیچ پر فلک شگاف نعروں کی دھواں دھاری ان کی حب الوطنی، ملک و قوم سے محبت کی آئینہ دار ہے، اسی کو کافی سمجھیے! والدین پیٹ کاٹ کر اعلیٰ تعلیم کے لیے بھی اداروں میں بھیجتے ہیں۔ جوان اولاد اپنا بوجھ، ذمہ داری خود کیا اٹھاتی، باپ بہنوں کی مدد کو کیا آتی، تماشوں میں ممکن ہے۔ اور بھی غم ہیں زمانے میں پڑھائی کے سوا۔

اعلیٰ تعلیم کس "اعلیٰ درجے" کی ہے۔ دیگ کا ایک

دانہ کافی ہے (ایسے کئی آپ دیکھے چکے ہیں)۔ پشاور NCS (نجی یونیورسٹی) میں بدترین، غیر اخلاقی عریاں حلیے میں نہش ناج کی وڈیو وائل ہوئی۔ نوجوان طلبہ چہار جانب جمگھٹا کیے تعلیم و تربیت کے گھوارے میں محفوظ ہوتے پائے گئے۔ یہ آئے دن کی کہانی سبھی اعلیٰ تعلیمی مراکز، میں دیکھی جاسکتی ہے۔ کراچی کے معروف ادارے 'IBA' میں بھی یہی سب ہو چکا۔ لوگوں کے واویلے پرسوئے ہوئے ذمہ دار ان اٹھ کر نوٹس لینے کا اعلان کر دیتے ہیں۔ اشک شوئی اقدامات اگلے پروگراموں کی راہ ہموار کر دیتے ہیں۔ نوجوان عیش و طرب کے دلدادہ، راتوں رات امیر بن جانے کے نئے تلاش کرتے، بے ہدف غیر ذمہ دارانہ زندگی کا چلن پیش کر رہے ہیں۔ یہ عالمی سطح پر بلاعیں جوانیاں نگل رہی ہیں۔ اس وقت انٹرپول کے مطابق 200 ممالک میں پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے مالیاتی اور سائبر جرائم سب سے بڑا مسئلہ ہیں۔

حکومتی بیان جاری ہوا ہے: 'پاکستان ماحولیاتی تبدیلی کے خلاف حالت جنگ میں ہے۔' پاکستان کے تناظر میں یہ بیان نہایت درست یوں ہے کہ ماحولیاتی (تاباہ کن) تبدیلیوں نے موسمیاتی تبدیلی پیدا کی ہے۔

سبھی کو پاکستان کے بگڑتے حالات کی فکر ہے سوائے حکمرانی کی 'میوزیکل چیزز'، کھل کھیتے کری طلب 'قوم کی غم خواری کے دعویداروں' کے۔ کری کے گرد دھماچوکڑی پچی ہے۔ لانگ مارچ مچانے میں قوم کا پیسہ (سیکورٹی کے لیے) اپریل سے اب تک دونوں ہاتھوں سے لٹانا پڑ رہا ہے۔ اب بھی پیٹی آئی مارچ کے خدشے سے سندھ سے ایک ہزار پولیس الہکار روانہ ہوئے ہیں جن کا خرچ وفاق برداشت کرے گا اور بھی نجاحے کہاں کہاں سے آتش افروز تقاریر کے ہاتھوں حسب سابق گھر پھونک تماشے کھڑے ہوں گے۔ سوکنٹیز، پولیس، جلسے، جلوس نجاحے کتنے پیداواری دونوں سے قوم کو محروم کر کے انتشار اور افراتفری کا طوفان کھڑا کریں گے۔ کسی کی جان گئی آپ کی ادائیگی۔

خان صاحب کی عمراب پوتے نواسے کھلانے کی آچکی ہے۔ اسٹچ سے اتر کراولاد کی طرف لوٹیں تو دل گداز ہو گا، نرمی اور رافت، احساں ذمہ داری پیدا ہو گا۔ قوم پیچھا چھوڑے، ان کی عام معاشری کا اعلان کر دے۔ بنی گالہ رہیں پا برطانیہ، خود بھی قرار سے بیٹھیں ملک میں اٹھتے گرد باد بھی ہمیں۔ یہ مرفوع القلم ہونے کو ہیں، کہتے ہیں: 'رکھ کے کیا کرتا، تھفے آخر بیچنے ہی تھے۔ ایسی بہکی بہکی کرنے والے کسی باز پر س جبکہ اس کے باوجود وزارتِ عظمی کا چاند ہی کھلیں کو مانگتے رہیں۔'

ورلڈ بینک، آئی ایم ایف (ہمارے غم خوار!) یونیسیف، چینی بھی، ہمیں اور دنیا کو سیلا ب یاد دلار ہے ہیں، مگر یہاں کس کو پرواہ ہے۔ بڑے شہروں اور بڑے لوگوں کے شب دروز دیکھ لجیے، یوں گویا راوی چین ہی چین لکھ رہا ہے۔ سیلا بی علاقوں میں شدید غذائی تقلت، 16 لاکھ بچے متاثر، 10 لاکھ افراد صاف پانی سے محروم، ہنگامی امداد کی سفارش! چینی ڈیز اسٹریمنجنٹ، وندی یہ پورٹ پیش کر رہا ہے۔ ہمیں سیاسی ڈیز اسٹریمنجنٹ سے فرست ملے تو سیلا بیوں کو دیکھیں۔ آئی ایم ایف کو بے روزگاری بڑھنے کا خدشہ ہے۔ ورلڈ بینک دنیا کو مدد دینے کو ہانک پکار رہا ہے۔ پاکستان کو اصلاحات کرنے کی تلقین کر رہا

”سود: حرمت، خبائیں، اشکالات“

14۔ پیداوار کی تحدید:

منافع کی سطح کو سود کی سطح کے مطابق اونچا رکھنے کی وجہ سے کساد بازاری (Market) کا خطرہ رہتا ہے۔ اس خطرے کو ٹالنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اشیاء کی پیداوار کو محدود کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے پیداوار کو اس سطح سے آگے نہیں بڑھنے نہیں دیا جاتا، جس سے منافع کی بلند ترین سطح ممکن ہو سکے۔ امریکا میں ہر سال اربوں ڈالر محض زرعی پیداوار کو کم کرنے پر خرچ کیے جاتے ہیں۔ چونکہ اتنی بڑی رقم فاضل نہیں ہوتی چنانچہ یہ رقم سودی قرض پر حاصل کی جاتی ہے۔ انسانی محنت اور وسائل کے ضیاء کی اس سے زیادہ عبرت ناک مثال شاید ہی کوئی اور ہو۔

15۔ سرمائے کی وافرفراہی کو روکنا:

سرمایہ دارانہ نظام کو سب سے بڑا خطرہ اس بات سے ہوتا ہے کہ سرمایہ اس قدر وافرنہ ہو جائے کہ سود بہت کم یا ختم ہی ہو جائے۔ اس مقصد کے لیے Bank Reserve کا حربہ اختیار کیا جاتا ہے۔ جس قدر Reserve زیادہ ہو گا، سرمائے کی فراہمی اسی قدر محدود ہو گی۔ مزید یہ کہ بے روزگاری اور قیمتیوں میں اضافے سے بچتوں پر منفی اثر ہوتا ہے جس سے سرمائے کی فراہمی ویسے ہی محدود ہو جاتی ہے۔

16۔ حکومت کے آمدنی سے زیادہ اخراجات:

سرمایہ دار طبقہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے حکومتوں کو باور کرتا ہے کہ کساد بازاری میں اضافہ (جو کہ سود کا ہی استھانی مظہر ہے) حکومت کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔ لہذا لوگوں کو روزگار مہیا کرنے اور ان کی قوت خرید بڑھانے کے لیے حکومت کو اپنے اخراجات اپنی آمدنی سے زیادہ رکھنے چاہئیں۔ دنیا کی بیشتر حکومتیں (بشمل پاکستان) سرمایہ داروں کے اس جاں میں گرفتار ہیں۔ اس طرح بجٹ میں خسارے (Budget Deficit) کی تلافی کے لیے انہیں سرمایہ داروں سے مزید سودی قرضے لیے جاتے ہیں جن کا بوجھ بھی بالآخر عوام کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

17۔ افراد، تعمیری اداروں اور ملکی آمدنی کے کثیر حصے پر سرمایہ داروں کا قبضہ :

حکومتوں کو اپنے جاں میں پھانسے کے بعد سرمایہ دار طبقہ انہی حکومتوں کو اپنے استحکام کا ذریعہ بنالیتا ہے۔ یہ طبقہ نہ صرف افراد اور تعمیری اداروں کی آمدنی کے ایک کثیر حصے کا مالک بن جاتا ہے بلکہ ملکی آمدنی کے اس کثیر حصے پر بھی قابض ہو جاتا ہے جو قرضوں پر سود کی شکل میں حکومتوں کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح ہر سال کھربوں روپیا قرض لیا جاتا ہے اور اربوں روپیا سودا دا کیا جاتا ہے۔

بحوالہ ”سود: حرمت، خبائیں، اشکالات“، از حافظ انجینر نوید احمد

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 188 دن گزر چکے!

Quote on Riba

“USURY is the cancer of the world,
which only the surgeon’s knife of Fascism
can cut out of the life of the nations.”

Ezra Pound (American poet and critic)

آخر نشرت اسپتال ملتان سے 56 لاوارٹ لاشیں بھی تو منظر عام پر آئیں۔ وہ جو جنگل کے حشی قبیلوں کے رہنے بنے والے تو نہ تھے۔ ترقی کے بلند بانگ دعووں کے نقش یہ سب پس پردہ جاری رہتا ہے۔ مسخر شدہ گلتوں سڑتی لاشیں ڈھیر کی صورت چھٹ پر پھینکی گئیں۔ مگر آپ پریشان نہ ہوں۔ سرکاری انکواڑی کے لیے 6 ممبروں کا کمیشن بنادیا گیا ہے۔ انہی کمیشنوں کی طرح جن میں سے ایک شرمناک، المناک جاوید اقبال اسکنڈلوں والا لاقت افراد کمیشن تھا۔ سرکار کو ایسی خبروں پر ایک دو دن پریشانی ہوتی اور سوالوں کے جواب دینے پڑتے ہیں۔ پھر میدیا الگی خبروں پر چل پڑتا ہے۔ کس میں جرأت ہے کہ پوچھئی لاشوں کا جواز! ڈی این اے ٹسٹ سے فوری شاخت کے اس دور میں بھی انہیں خاموشی سے اٹھا کر فن کر دیا گیا! قبل ازیں لاہور میں سینکڑوں ایسی مہینیں دفن کروادیں ایڈھی سینٹر کے ذریعے۔ ہزاروں دید کی پیاسی آنکھیں گھر کے دروازے پر اپنے پیارے لاپتگان، جبri گشیدگان کی آہٹ کے منتظر بینائی شنوائی کھو کر خود قبروں میں اتر گئے۔ دہشت گردی نامی کوئی بلا ہے تو اس سے بھاری دہشت گردی اور کیا ہو گی۔ بین الاقوامی قوانین کے تحت تو یہ جرم ہے۔ تاہم عالمی جنگ کی مددگاری کی بنا پر پاکستان کو یہ استثناء حاصل رہا کہ دنیا نے انہیں ہلکے چھلکے بیان دے کر چھوڑ دیا۔ چشم پوشی رکھی۔ یہ خون خاک نشیناں تھا رزق خاک ہوا۔ اس کا جواب ایک ہی دفعہ مانگا جائے گا اور وہ دن بڑا بھاری ہو گا جس پر ایمان ہم بھلا بیٹھے۔ یہ مقدمہ اسی فرد جرم کے تحت جوابدہ ہی طلب ہو گا: ’جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس قصور میں ماری گئی؟‘ (التویر: 8، 9)

ہمارے اپنے جھگڑے لامتناہ، تصفیہ طلب ہیں۔ اسی کے بچوں تیج وزیر اعلیٰ پنجاب دیوالی کا کیک کاٹ رہے ہیں اور بھارت مسلمانوں پر انہادہ نہ قیامت ڈھا رہا ہے۔ جاگ، نماز، اذان جرم بنادی ہے۔ کشیر پر مظالم بھی لامتناہ ہیں۔ ان بے یار و مددگار مسلمانوں کے عرب (دینی) بھائی دھئی میں فخر و انبساط سے دوسرے بڑے مندر کا افتتاح کر کے دھئی کو ہندو دوست بنارہے ہیں: کوئی پس انہیں غموں کا ظفر دیکھنے میں ہزار رشتے ہیں



ناقابل تحریر متحده مسلم مجاز بن جائے کیوں کہ بڑی طاقتون نے انسانیت کو دھشت و اضطراب کے گرداب میں پھنسا رکھا ہے۔ پوری دنیا ان کے حصار میں ہے، مسلم ریاستوں میں افراتفری انتشار کا شور و غوغاء ہے۔

پاکستان نے دھشت گردی کے خلاف فرنٹ لائن اتحادی کا کردار ادا کیا مگر اسے دھشت گردی کے دوزخ میں جھونک دیا گیا ہے۔ پاکستان کی اساس اسلام ہے جو دنیا نے اسلام کی واحد ایمنی قوت ہے۔ اسے غیر مستحکم کرنے کے لیے ابھیں عالم نے ہتھکنڈے اور ایجندے لارہا ہے۔

حضور ﷺ نے تو اپنے بے گانوں سے حتیٰ کہ جنگی قیدیوں سے بھی صلحہ رحمی کا سلوک فرمایا۔ فتح مکہ کے موقع پر پیغمبر اسلام ﷺ نے عفو و فراخ دلی کی انتہا کردوی اور تمام کفار کو معاف فرمادیا اور انہیں بھی جو زندگی بھر آپ ﷺ کی مخالفت اور نقصان پہنچانے کے درپر رہے ان کو بھی معاف فرمادیا۔

آپ ﷺ کے اخلاق کریمہ اور عفو در گزر کی حکمتِ عملی سے بڑے سے بڑا دشمن آپ ﷺ سے مرعوب ہو جاتا تھا۔ جانی دشمن اسلام کے پیروکار بننے کے، حضور ﷺ نے جنگوں میں تشدد اور مثلاً بنانے سے منع فرمایا، جو دو رجایتیں میں رو تھے۔ آپ ﷺ نے عساکر کو ہدایت فرمائی کہ عورتوں، بوزھوں، سفیروں اور پکوں کو قتل نہ کیا جائے۔

حدیث مبارکہ ہے کہ ”میری امت کے دو طبقے اصلاح کر لیں تو امت کی اصلاح ہو جائے گی اور اگر یہ دو طبقے فاسد ہوئے تو امت بھی فاسد ہو جائے گی۔ یہ دو طبقے کون سے ہیں ایک علماء اور دوسرے حکمران۔“

ایک اور مقام پر فرمانِ رسالت ﷺ ہے کہ بہترین لوگ وہ ہیں، جن کے اخلاق اچھے ہوں، جو لوگوں سے محبت کرتے ہوں اور لوگ بھی ان سے دوستی رکھتے ہوں۔“

ایک حدیث میں ہے کہ ”جو جنت کا شوق رکھتا ہے نیکی کے کاموں میں جلدی کرے۔“ (کنز الاعمال) اللہ تعالیٰ ہمیں پیغمبر اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

رحمتِ عالم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا اسوہ حسنہ

سید حامد

چہرے کے ساتھ حضرت انسان کی حالت پر مسکرا رہی تھی۔ فتنہ و فساد اور بد قسمی کا حاصل سوائے پریشانی، بر بادی و تباہی کے کچھ نہ تھا، خوف و ہراس اور خطرات کے باطل چھائے ہوئے تھے، عوام میں کوئی فرد محفوظ نہیں تھا، حکمرانوں، ظلم و جور اور خون آشام تواروں کے سامنے کسی قسم کی پناہ گاہ نہیں تھی۔

لوگ بدرتین حالت میں زندگی گزار رہے تھے۔ بتوں کی پرستش کا عام رواج تھا کوتا جیوں، برا یوں اور بعد عنوانیوں نے لوگوں کے دست و بازو اور فکر و شعور پر تسلط جما رکھا تھا۔

زور زبردستی اور سیم وزر کی حکومت، عوام کی بے کسی اور بے بسی صرف دنیا نے عرب، ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں یہی کیفیت تھی۔ ایسے وحشت ناک حالات اور گھنٹن کے ماحول میں سرورِ کائنات ﷺ کی نجات بخش تبلیغِ رسالت کا آغاز ہوا، جو ((وما ارسلناك الا رحمة للعالمين)) کے حامل تھے۔ آپؐ مختصر سی مدت میں دنیا کو مادیت اور حیوانیت سے انسانی مدارج کی اعلیٰ منزل اور اخلاقی کریمہ کی صفاتِ حمیدہ کی طرف لانے میں سرفراز ہوئے۔

آپ ﷺ نے صراطِ مستقیم اور عدل و انصاف کے قیام اور عدالتِ الٰہی کی جانب راہ نمائی فرمائی آپ ﷺ کو خاص لطفِ الٰہی بھی حاصل تھا کہ آپؐ کی صدائے حق کی گونج اس وقت سے اب تک طویل ترین عرصے سے فضائے عالم میں سنائی دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشرق و مغرب شمال و جنوب میں اسم ”محمد“، انتہائی عزت و کمال شوقِ اشتیاق سے پکارا جاتا ہے۔ آپؐ کے شیدائیوں اور فدائیوں کے دل آپؐ کے طاہر و مطہر وجود کی طرف ہمہ وقتِ مبذول رہتے ہیں۔

آج اسلام کا در در رکھنے والے اس جدوجہد میں مصروف ہیں کہ عالم کفر کے مقابلے میں مسلمانان عالم کا

خلق عالم نے خاتم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو سب انبیا کرام ﷺ سے افضل و برتر قرار دیا ہے۔

آپؐ کی حیاتِ طیبہ بہترین زندگی کا اعلیٰ نمونہ ہے، جس کا تجربہ انسانیت ابتدائے حیات سے اب تک کرتی آئی ہے۔ یہ زندگی اس انسان کامل کی زندگی ہے، جو دنیا نے بشریت میں عبیدیت و بندگی کا حقیقی نمونہ ہیں۔ آپ ﷺ وہ نابغہ ذات ہستی ہیں، جنہیں روئے زمین پر ”دانائے سبل مولائے کل ختم الرسل“ کے لقب سے نوازا گیا۔

آپ ﷺ کی زندگی اس قدر پر کشش اور جاذب ہے، جو دوستوں کو اپنی محبت کی بالاترین حد تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ وہ نمونہ کامل ہے جسے «لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ» قرار دیا گیا جن کے بارے میں ارشادِ رب العزت ہے کہ وہ رسول انہیں آیات سناتا ہے، تزکیہ اخلاق کرتا ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اسی بنا پر حضور ﷺ کو راہبر و معلم انسانیت کہا گیا۔ چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ”مجھے معلم بننا کر بھیجا گیا ہے۔“

ہادی برحقؐ کو جس زمانے میں مبouth فرمایا گیا۔ اس کی تصویر کشی اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم پیغمبرؐ کو ایسے زمانے میں مبouth فرمایا، جب ایک عرصے سے کوئی پیغمبر مبouth بررسالت نہ ہوا تھا نتیجتاً تو میں خواب غفلت میں جا پڑی تھیں۔ عملیات کا سلسلہ منقطع ہو چکا تھا، ہر طرف جدل و جدال کی آگ بھڑک رہی تھی اور جہالت و ذلالت کی ظلمتوں نے دنیا کو تاریک کر رکھا تھا، فریب کاری دھوکے بازی کی اعلانیہ عالم بشریت پر حکمرانی تھی۔

انسان کے رشد و ہدایت اور عروج زندگی کے پتے مر جھا کر جل چکے تھے، بد نجتی و بد نصیبی اپنے مکروہ اور بد نما

SEMINAR PRESS RELEASE: 22 October 2022

Lahore (PR): A Seminar organized by Tanzeem-e-Islami under the title:

"ٹرانس جینڈر قانون: اسلام کے معاشرتی نظام پر حملہ"

"The Transgender Act: An Attack on the Social Order of Islam"

was held on 21 October 2022 in Quran Auditorium 191 Ataturk Block, Garden Town, Lahore. In his keynote address, the Ameer of Tanzeem-e-Islami, **Shujauddin Shaikh**, said that the so-called Transgender Act is a threatening ploy against the social order and ideological identity of Pakistan. He proposed that if the banner bearers and representatives of the Dajjali civilization, nurtured under Western support, can unite in their opposition to Islam, then why can religious organizations and religious minded people not unite against the plans being hatched against Islam, Pakistan, and our society. There is no doubt that the legal struggle undertaken against this satanic law in the Senate and Federal Shariat Court holds importance, but there is a need to adopt the methodology of an all-encompassing yet peaceful mass revolutionary movement to obtain riddance from all such evils. Religious groups should stand firm like a concrete wall to combat the plots of the enemies of Islam. While addressing the seminar, the senior leader of Jamaat-e-Islami, **Senator Mushtaq Ahmad Khan**, said that the Transgender Act is a manifestation of the dilemma presented by the clash of Western and Islamic moral orders. Such an act of cultural terrorism is a part of the plan through which efforts are being made to de-Islamize Pakistan. He stated that religious groups must unite to escape all social evils and trajectories of colonial subjugation. In reality, this is a satanic strategy based on false and un-Islamic separation between 'sex' and 'gender'. According to this un-Islamic law, people can themselves determine whether they are male or female. In the very definition of "transgender", men and women have been given the license to come up with self-conjured self-perceived gender identity, expression and sexual orientations and inclinations, all contrary to medical facts. He also shared that an amendment bill has been presented in the Senate in order to eradicate this Shariah noncompliant law, and to protect the group which is actually oppressed i.e., intersex. The renowned religious scholar, **Syed Jawad Naqvi**, said that how can such an un-Islamic law, the Transgender Act, be prevented from being legislated in a 'democratic system' which was birthed from the womb of liberalism, where the majority's say is considered

absolute. There can be no change in this system through the practicing of democracy. The mere changing of faces is useless. What is required is the establishment of Allah's(SWT) system through revolutionary struggle. We must rise above sectarian divisions in order to guard Pakistan's Islamic foundations; else such laws will continue being implemented. Those lusting for power dislike the interference of religion in statey matters. Therefore, religious groups must unite to oppose liberalism. The renowned journalist and columnist, **Orya Maqbool Jan**, stated that the Transgender Act is a part of the global conspiracy to sabotage our family system, as well as decrease our population. The family system has already disintegrated in the West, and corruptive forces are hell-bent on eviscerating societal and family values from Muslim nations. It is quite surprising that such a law gets passed in a country founded on the basis of Islam, and no one catches wind of it. He said that hearings are being held in the Federal Shariat Court to declare this law as prohibited. The people must sound their voices against this law. While addressing the seminar, the Naib Ameer of Jamaat-e-Islami, **Dr. Fareed Ahmed Paracha**, said that a global war is being waged against Islamic values as we speak. Religious groups must join hands to oppose the corruptive forces at work. He said that the Transgender Act is a plot to destroy our family system. Pakistan's only hope for salvation lies in the establishment of the Islamic social order. The Markazi Nazim of Shoba Sam-o-Basr of Tanzeem-e-Islami, **Asif Hameed**, acted as the stage secretary during the seminar.

Issued by

Ayub Baig Mirza

Markazi Nazim, Press and Publications Section

Tanzeem-e-Islami Pakistan

Editor's Note: This Press Release was issued on Sunday 01 March 2020, following the Seminar on the topic "The Transgender Act: An Attack on the Social Order of Islam" held under the auspices

تanzeeem.org

اللہ وحیت اللہ وحیت دعائے مغفرت

- ☆ حلقہ کراچی و سطحی، قرآن مرکز جوہر کے رفیق جناب طارق مجیب وفات پاگئے۔
 - ☆ حلقہ فیصل آباد کے ملتزم رفیق محمد ادريس رندھا وفات پاگئے۔
 - ☆ تنظیم اسلامی گل گشت کے امیر محترم عمر عبدال Razاق کے بہنوی وفات پاگئے۔
 - ☆ حلقہ جنوبی پنجاب، نیولمان کے رفیق محترم شیخ اعجاز الحق کے سروفات پاگئے۔
- اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَ ارْحَمْهُمْ وَ ادْخِلْهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَ حَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَسِيرًا

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

MULTICAL-1000
Calcium Lactate Gluconate

*Energize the Summer
with Calcium advantage
Takes away Malaise,
Fatigue & Heat Exhaustion*

MULTICAL -1000

micronutrients (Vitamins + Minerals) Add Value to the Patients
Complaining Fatigue, tiredness and Low energy Level



NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762

your
Health
our Devotion